بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday August 20, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten O' clock in the morning, with Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
﴿٦٣﴾ مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا
عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾
فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾
فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾ حُورٌ
مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٣﴾
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
﴿٧٥﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٧﴾ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday August 20, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten O' clock in the morning, with Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
﴿٦٣﴾ مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا
عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾
فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾
فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾ حُورٌ
مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٣﴾
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
﴿٧٥﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٧﴾ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

[ترجمہ: اوران باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ دونوں خوب گہرے سبز۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ان میں دو چشمے ابل رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ان میں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(وہ) حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں)۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ان کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگا کے بیٹھے ہوں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(اے محمد ﷺ) تمہارا پروردگار جو صاحب جلال عظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔]

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات سوال نمبر ۶۱۔ ڈاکٹر ریحان صاحب!

61. *__Dr. Muhammad Rehan :__ Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under the consideration of the Government to upgrade the Federal Government Middle School, Nowshera Cantt. to High School level?

Syed Ghous Ali Shah : Yes.

ڈاکٹر محمد ریحان: کیا وزیر صحت، definate date یا کوئی مہینہ بتا سکتے ہیں جس میں یہ کام پورا ہو جائے گا؟

سید غوث علی شاہ: اسی بجٹ سال ۹۲۔ ۱۹۹۳ء میں دو کلاس روم، سائنس لیبارٹری اور Toilet Block انشاءاللہ مکمل ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب والا! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ یہ سکول بشمول پورے ملک کے سکولوں کے control صوبائی حکومتوں کو یا مقامی local body کو دے دیا جائے کیونکہ Decentralised Administration سے زیادہ effeciently کام کرتی ہیں موجودہ صورت یہ ہے کہ جب یہ سکول ان کے کنٹرول میں ہے تو بھی ان کو کاغذ پنسل اور رجسٹر حاصل کرنے کے لئے کئی کئی مہینے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح کام کرنا بڑا مشکل ہو گیا ہے۔

سید غوث علی شاہ: جناب چیئرمین! جہاں تک سوال کی نوعیت کا تعلق ہے تو یہ ایک نئے طریقے سے آئے تو پتہ لگا لیں گے۔ لیکن اصل پوزیشن ان سکولز کی یہ ہے کہ پہلے پہل یہ Private School تھے اور Contonment areas میں تھے۔ اس کے بعد یہ nationalized ہوئے اور Ministry of Education کو ان کا Control ملا۔ ۷۷ء میں G.H.Q کو ان کا Control ملا اور تب بھی Financial Control منسٹری آف ایجوکیشن کے ساتھ رہا، ۱۹۹۲ء میں Ministry of Defence سے Financial Control لیا جہاں تک یہ سکول صوبائی کنٹرول میں چلے جانے کا سوال ہے تو نیا سوال اگر آ جائے گا اس لئے اس پر جی ایچ کیو، صوبائی حکومت، وزارت دفاع اور تعلیم سے views لینے پڑیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر ۶۲۔

62. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the number of sanctioned posts of lady doctors including working lady doctors in the Cantonment General Hospital, Nowshera ; and

(b) the reason for not appointing doctors against leave vacancies ?

پر گئی ہیں نو ماہ کی extraordinary leave ڈاکٹر نصیبہ نے لی ہے۔ انہوں نے ایک سال، اور انہوں نے نو مہینے کی چھٹی لی ہے، دونوں posts کے against ہم نے دو لیڈی ڈاکٹرز ۹۲۔۷۔۵ کو appoint کی ہیں۔

They have been appointed on temporary basis against the leave vacancies till the incumbents return from their leave.

جناب چیئر مین: جی جناب۔ کوئی اور ضمنی سوال؟

ڈاکٹر محمد ریحان: جواب تو میں نے سن لیا ایک کو چھٹی جنوری ۹۲ء کو اور دوسری کو اس کے لگ بھگ ہی کہیں دی گئی، جبکہ leave vacancy پر تقرری جولائی میں کی گئی تو یہ پانچ چھ مہینے جو درمیان میں تھے تو کیا لوگوں کو تکلیف نہیں ہوتی ہے؟

سید غوث علی شاہ : Naturally جب دو ڈاکٹر صاحبان چھٹی پر چلی جائیں تو procedure کے مطابق پھر مشتہر کرنا پڑتا ہے اس میں تین چار مہینے لگ گئے۔ اس سے تکلیف ضرور ہوئی ہوگی لیکن میرے خیال میں محترم Senator صاحب کی یہی منشاء ہے میں بھی ان کے ساتھ شامل ہوں کہ ایسے پروسیجر کو کم کر کے جب ایک سال کی چھٹی grant کی گئی تو جلدی کرنی چاہئیے تھی لیکن چار مہینے ہوگئے ہیں پھر بھی میرا خیال ہے کہ یہ بھی غنیمت ہے۔

حافظ حسین احمد: جناب اس کی رخصتی سے واپسی پہ جو یہ دو ڈاکٹرز ان کی جگہ تعینات کی گئی ہیں تو پھر ان کا کیا جائے گا؟

سید غوث علی شاہ : ان کو گھر بھیج دیں گے وہ چلی جائیں گی کیونکہ ان کو نوکریاں Leave Vacancy against دی گئی ہیں۔

جناب چیئر مین: کوئی اور سوال؟ سوال نہیں ہے اگلا سوال نمبر ۶۳۔

63. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that the Army Welfare Trust is acquiring land for Housing Scheme in village Sheikh Muhammadi, District Peshawar ?

حافظ حسین احمد: جناب اس کی رخصتی سے واپسی پہ جو یہ دو ڈاکٹرز ان کی جگہ تعینات کی گئی ہیں تو پھر ان کا کیا جائے گا؟

سید غوث علی شاہ: ان کو گھر بھیج دیں گے وہ چلی جائیں گی کیونکہ ان کو نوکریاں against Leave Vacancy دی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی اور سوال؟ سوال نہیں ہے اگلا سوال نمبر ۶۳۔

63. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that the Army Welfare Trust is acquiring land for Housing Scheme in village Sheikh Muhammadi, District Peshawar ?

Syed Ghous Ali Shah : Yes.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد ریحان: کیا محترم وزیر صاحب کو یہ حقیقت معلوم ہے کہ گاؤں شیخ محمدی ضلع پشاور میں پہلے سے بھی بہت تھوڑی زمین تھی اور اب اگر آبادی کے لحاظ سے زمین تقسیم کی جائے تو چار پانچ کنال خواکس رہ گئی ہے۔ جبکہ ان سب لوگوں کا بود و باش کھیتی باڑی پر ہے گا راس طرح ان سے یہ زمین لی گئی تو ان کے لئے متبادل بندوبست کیا ہے جبکہ نوکریوں پر ویسے ہی پابندی ہے؟ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے غیر شادی شدہ کل کو اگر خود مکان بنانا چاہیں تو وہ کہاں پر مکان تعمیر کریں گے؟ تو ان کے لئے پھر کونسی Housing Scheme سامنے آئے گی جب کہ ان سے یہ زمین لی جارہی ہے؟

سید غوث علی شاہ: سوال کی نوعیت تو صرف اتنی تھی

"whether it is a fact that the Army Welfare Trust is acquiring land for housing scheme in village Shaikh Muhammadi, district Peshawar or not and the answer is "Yes".

اس نے محترم سینٹر صاحب نے سوال کو مزید آگے بڑھایا ہے یہ جتنی بھی سکیمز ہیں ان کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں civilians کو بھی پلاٹ لینے کا اور گھر بنانے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ کسی اور کو ہے یہ زمین دو طریقے سے لی گئی ہے۔ کچھ ان کی مرضی کے مطابق باہمی بات چیت کے ذریعے ریٹ دیا گیا ہے ۲۹ ہزار روپے فی کنال دیا گیا ہے اور کچھ زمین جو acquire کی جا رہی ہے اس کی acquisition بھی complete ہو گئی ان سے ۳۲ ہزار روپے فی کنال، یعنی تین ہزار روپے زیادہ دے کر زمین لی گئی ہے اور لینڈ ایکوزیشن کی جو ساری ضروریات ہوتی ہیں وہ پوری کر کے اس پوری Scheme کو مکمل کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب میں یہ پوچھوں گا کہ آج کل ہمارے ملک میں Housing Schemes کا رواج چل نکلا ہے میں یہ عرض کروں گا کہ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے ہمارے بھی بزرگ army میں یا کہیں اور service کرتے تھے ریٹائرڈ ہو کر اپنے گاؤں چلے آتے تھے اور اپنے لوگوں میں رہتے تھے اب یہ شروع ہوا ہے کہ اپنے گاؤں میں گھر چھوڑ کر کہیں اور چلے جا رہے ہیں تو یہ کیا الگ الگ بستیاں بنی شروع ہو گئی ہیں؟

جناب چیئرمین: اس کا وہ کیا جواب دیں یہ تو opinion کی بات ہے۔ جی لالیکا صاحب۔

میاں عالم علی لالیکا: جناب چیئرمین! میں وزیر دفاع سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا شیخ محمدی ضلع پشاور کے لوگ محبّ وطن نہیں ہیں اور کیا آرمی والے ان سے زیادہ محبّ وطن ہو گئے ہیں کہ ان کو ان کی جائیداد کی بازاری مالیت نہیں دی جاتی اور acquisition کے تحت ان سے زمین لی جاتی ہے؟ اس کے قوانین کے تحت ان کو بڑے noninal charges دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر وہ بھی محبّ وطن ہیں اور وہ بھی اس ملک کے اتنے ہی ہمدرد ہیں تو ان کو اس کی market value کے لحاظ سے قیمت دینی چاہیئے کیا یہ مناسب نہ ہو گا؟

سید غوث علی شاہ: میرا خیال ہے شیخ محمدی کے رہنے والے اور آرمی یا آرمی کے

ساتھ واسطہ رکھنے والے دونوں ہی ایک دوسرے سے بڑھ کر محبّ وطن ہیں اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا apnazara growth of villages جو سکیم ہے تو اس کو قبضے میں کرنے کے لئے یہ سکیمز آتی ہیں اور ان لوگوں کا وہی حق ہوتا ہے اپنا پلاٹ لینے کا اور گھر بنانے کا اور پھر اس میں بات چیت کے ذریعے لوگوں نے جو زمین دی ہے وہ ۲۹ ہزار روپے فی کنال پر دی ہے۔ اور جو acquire کی گئی ہے وہ اس سے تین ہزار روپے زیادہ ہے اس میں بھی ان کی رضامندی ہے۔ اگر وہ اس acquisition پہ راضی نہ ہوں تو وہ اس کو جو کہ acquisition officer دیتا ہے اسے challenge کر سکتے ہیں دونوں acquisitions میں ان کی رائے شامل ہے لیکن یہ دو مختلف Procedures ہیں۔ ایک کا تعلق براہ راست بات چیت سے ہے اور دوسرے کا تعلق acquisition by law سے ہے لیکن دونوں میں حب الوطنی ایک جیسی ہی ہے۔

میاں عالم علی لالیکا: جناب چیئرمین! جب بھی کبھی ایسی acquisition سے کسی بھی سوسائٹی یا ادارے کے لئے زمین لی جاتی ہے تو acquisition کا سہارا کیوں لیا جاتا ہے بات چیت پر کیوں نہیں انحصار کیا جاتا؟

سید غوث علی شاہ: اس کے لئے fresh سوال ہونا چاہئیے کیونکہ یہ philosophical approach ہو جائے گی کہ اس کی basis کیا ہے لیکن میں پھر بھی محترم Senator کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس کا سہارا نہیں لیا جاتا، یہ دونوں procedures ہیں ہوتا یہ ہے کہ کچھ زمین درمیان میں آجاتی ہے۔ اس طرف سے بھی آپ نے بات چیت سے لے لی، یہاں بھی لے لی، تو درمیان والی جو زمین ہے اس میں اگر بات چیت ہو رہی ہے اور ان کے relatives ہوں یا حصہ دار ہوں تو ایک بڑا procedure ہوتا ہے۔

Through acquisition everybody gets a fair opportunity to take his right.

سید غوث علی شاہ: اگر شیئرز کے لئے ایک آدمی negotiations کرتا ہے اور پیسے دیتا ہے تو شیئر ہولڈرز تو بہت ہیں۔ acquisition کو proceeding کے ذریعے بلکہ

payment even to a extent of very small fragment is کیا جاتا ہے کہ ensure made to each shareholder.

جناب چیئر مین: شکریہ۔جی سعید قادر صاحب۔

لیفٹینٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب چیئر مین میں وزیر دفاع سے درخواست کروں گا کہ سوال کی دوبارہ تحقیق کر لیں۔Army Welfare Trust زمین acquire نہیں کر سکتا کیونکہ Army Welfare Trust is not a part of the Army میرا خیال ہے کہ اسے دوبارہ دیکھ لیں۔ یہ ضروری طور پر negotiation ہی میں لی گئی ہو گی۔ freely negotiation کر کے acquisition نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئر مین: دیکھ لیں۔وہ کہتے ہیں۔ آخر وہ بھی army سے ہی ہیں۔

سید غوث علی شاہ: ہم ان کی observation کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ لیکن acquisition کا جو مفہوم بھی مد نظر رکھنا ہے۔

Mr. Chairman : Let's see whether in the meantime the Welfare Trust acquires the land.

Syed Ghous Ali Shah : Any land can be acquired for public purposes وہ کسی trust کر لئے بھی کی جا سکتی ہے اور کسی اسکول کے لئے بھی۔اس پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر کوئی specific question محترم سینٹر کریں گے تو we will look into it formally.

جناب چیئر مین: جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل: جناب والا یہ بتایا جائے کہ شیخ محمدی گاؤں کس شہر کے vicinity میں واقع ہے۔اور اگر یہ کسی شہر کی vicinity میں واقع نہیں ہے اور rural area ہے تو پھر agricultural land اؤسنگ سوسائٹی کے لئے حاصل کرنا اور وہاں بستی یا Colony بنانا کہاں کی مصلحت ہے؟

سید غوث علی شاہ: یہ گاؤں پشاور کے نزدیک ہے۔

جناب چیئر مین: یہ ان کو پتہ ہے۔ ڈاکٹر ریحان صاحب ساتھ بیٹھے ہیں وہ ان کو بتا رہے ہیں۔ Next Question

انجینئر سید محمد فضل آغا: ضمنی سوال۔

جناب چیئر مین: آپ بھی پوچھنا چاہتے ہیں؟ جی فرمائیے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: میں شاہ صاحب کو زحمت دوں گا کہ جیسا کہ آپ کو بھی پتہ ہے کہ acquisition اور negotiation میں فرق ہے اور acquisition کے لئے specified rules ہیں جب یہ زمین acquire کرتے ہیں تو پھر معاملہ court میں چلا جاتا ہے اور دو تین notices کے بعد زمیندار یا کوئی بھی land owner ہے وہ He is supposed to hand over the land جبکہ negotiation میں وہ اپنی مرضی سے چلتا ہے اگر وہ satisfied ہوتا ہے کہ اسے market value کے حساب سے پیسے مل رہے ہیں تو اسکی مرضی ہوتی ہے کہ وہ زمین دے یا نہ دے مگر acquisition میں شاید اس کو اتنے اختیارات نہیں ہیں تو ان دونوں میں اصل میں بڑا فرق ہے۔ شاہ صاحب یہ مہربانی فرمائیں کہ واقعی یہ فرق موجود ہے یا انہوں نے rules میں ترمیم کر دی ہے کہ اب acquisition میں وہی negotiation کی بات آگئی ہے کہ جب land owner کی مرضی ہو تو یہ لے سکتے ہیں اور اگر ان کی مرضی نہ ہو تو land acquire government نہیں کر سکتی۔ اس کی تھوڑی سی وضاحت چاہیئے۔

سید غوث علی شاہ: Acquisition Act کے تحت جب زمین لی جاتی ہے تو seller کو قانونی طور کورٹ میں جانے کا حق ہے وہ procedure اپنے level پر ہے کیونکہ یہ نئی نوعیت کی بات ہے۔ اگر محترم سینیٹر کو اس کی مزید ضرورت ہے تو نیا question کریں۔ پتا لگا لیں گے لیکن اس کی philosophy یہی ہے۔ private negotiation سے ۲۹۰۰ فی کنال زمین لوگوں نے وہاں بیچی ہے Through acquisition جو ۳۲۰۰، تین ہزار زیادہ دیئے گئے ہیں تو مجھے اس کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ Acquisition Officer نے زیادہ فیاضی

دکھائی ہو گی کہ اس طرح ان کو زیادہ دے دیں گے۔اور government نے اس فیاضی کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہو گا۔

جناب چیئر مین: Next Question 24: طارق چوہدری صاحب۔ ۶۴

جناب محمد طارق چوہدری: جناب والا گزشتہ سوال کی طرح اس کا بھی کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: چوہدری امیر حسین صاحب۔ کیااس سوال کاجواب نہیں ہے؟

چوہدری امیر حسین: جواب آیاہوا ہے۔

جناب چیئر مین: پہلے سوال کاجواب آیاہوا ہے۔ طارق صاحب ایک حصے کاجواب آ گیاہے۔ایک کا نہیں آیا۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب ۶۴ کا جواب نہیں آیاہے۔ سوال نمبر ۶۵ کاجواب آیاہوا ہے۔

جناب چیئر مین: سوال نمبر ۶۴ کاجواب بھی آیاہوا ہے۔ سوال تھا کہ whether the contract employees are the civil servants within the definition of Civil Servants Act 1973 or not تو اس کا جواب ہے کہ 'No' دوسرے سوال کا جواب نہیں ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری: اس کی detail نہیں ہے۔اسے defer کر دیں۔

جناب چیئر مین: کیا second part کو پھر defer کر دیں؟ یا دونوں ہی کو defer کر دیں؟

جناب محمد طارق چوہدری: یہ پورا ہی کر دیں۔

جناب چیئر مین: ایک کا تو جواب آیاہوا ہے۔

چوہدری امیر حسین: میرا خیال ہے کہ یہ dispose off تو ہو سکتا ہے۔ Additional Information بھی میرے پاس ہے یا پھر یہ اکٹھا ہی کر لیں گے۔

Syed Iqbal Haider : You have to state the point of law, whether they can be inducted or appointed in the occupational groups or not. This is not a question for which you have to collect information. It is a question of policy or law.

Mr. Chairman : May be, they have applied to the Law Department.

(interruption)

جناب چیئرمین: پھر طارق صاحب کیا کیا جائے؟

جناب محمد طارق چوہدری: defer کر دیں۔

جناب چیئرمین : چلیں defer کر دیتے ہیں۔ Next Question ہے ۶۵ طارق چوہدری صاحب۔ (طبع شدہ سوال نمبر ۶۵ جناب محمد طارق چوہدری نے پوچھا اور اس کا طبع شدہ جواب پڑھا گیا تصور کیا گیا)۔

65. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether the employees of autonomous bodies/corporations can be appointed under section 10 of the Civil Servant Act, 1973, in the Federal Secretariat ?

Ch. Amir Hussain : Section 10 of the Civil Servants Act, 1973 is not applicable to the appointments of the employees of the autonomous bodies/Corporations in the Federal Secretariat.

It is however added that postings of officers of the Autonomous bodies Corporations as also the Provincial Governments on deputation to the Federal Government posts are made in public interest, as per the arrangements agreed between the lending and borrowing organizations on terms and conditions mutually agreed in each case.

جناب محمد طارق چوہدری: جناب انہوں نے یہاں یہ کہا ہے کہ Federal Secretariat میں خود مختار اداروں اور کارپوریشنوں کے ملازمین کی تقرریوں پر Civil Site Servants Act 1973 کی دفعہ ۱۰ کا اطلاق نہیں ہوتا تاہم یہ اضافہ کیا گیا ہے۔ "تاہم اضافہ" سے کیا مراد ہے؟ کیا اسے further amend کیا گیا ہے۔

چوہدری امیر حسین: جناب اس میں prohibition نہیں ہے اور provision بھی نہیں ہے یعنی provide بھی نہیں کیا گیا اور prohibit بھی نہیں کیا گیا۔ تو پھر lending اور borrowing ایجنسز آپس میں mutual agreement کر کے یہ deputaiton پر لایا جاسکتا ہے اس کا یہ مطلب ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب اس میں واضح طور پر کہا گیا کہ دفعہ دس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ جب دفعہ ۱۰ کا اطلاق نہیں ہوتا تو اگر اسے amend نہیں کیا گیا تو پھر کیونکر ایک دوسرے میں induction ہوسکتی ہے؟ کسی اصول کے تحت یہ induction ہوتی ہے؟

چوہدری امیر حسین: فاضل Senator صاحب نے فرمایا ہے کہ چونکہ section 10 applicable نہیں ہے تو پھر یہ کس طرح ہوتا ہے؟ جناب والا میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے اور مزید اس پر وضاحت کروں گا کہ section 10 اپلائی کرتا ہے .Civil Servants Act پر under the Civil Servants Act اب deputation کے بارے میں Civil Servants ایکٹ میں نہ یہ لکھا گیا ہے کہ یہ applicable ہوگا ان آدمیوں پر جو Civil Servants نہیں ہیں اور نہ ہی اسے prohibit کیا گیا ہے یا منع کیا گیا ہے۔ what is the deputation? Deputation یہ ہوتی ہے کہ ایک department اپنے ملازم کو oust کر دے۔ اور دوسرا ڈیپارٹمنٹ اسے accept کرتا ہے۔ یعنی جس Department کے ایک آدمی کو بھیجا ہے تو اسے Civil Servants Act کے تحت نہیں بھیجنا اور دوسرے جس department سے accept کرتا ہے جیسے کہ صوبائی حکومت ہے اور وفاقی حکومت ہے۔ تو ان کا صوبائی آپس میں ایک arrangement contract ہے اور وہ آپس میں پھر شرائط طے کرتے ہیں ان شرائط کے تحت deputation ہوسکتی لیکن یہ اس ملازم کے لئے ہے جو autononous body کا ہو اور strictly speaking Civil Servants Act کی definition میں نہ آتا ہو۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین۔ خود مختار اداروں اور Corporations کے ملازمین Civil Servants نہیں ہیں اور جب وہ Civil Servants نہیں ہیں تو پھر وہ Civil Servants کی پوسٹ پر کس طرح آ سکتے ہیں۔ اس میں آگے لکھا ہوا ہے کہ یہ رائے عامہ کے مفاد میں ہے۔ رائے عامہ کا مفاد ایک تو یہ ہو سکتا ہے کہ Civil Servants جہاں پر آنا چاہیئے تھا وہاں کوئی able آدمی available نہیں ہے تو non-availability کی وجہ سے یہ ہوا ہے لیکن مفاد عامہ سے ان کی یہاں کیا مراد ہے؟ جب وہ Civil Servants ہیں نہیں تو وہ Civil Servants کی post پر کس طرح آ سکتے ہیں؟ یہ بات مجھے سمجھائی جائے۔

چوہدری امیر حسین: جناب گزارش یہ ہے کہ جب کوئی سول سرونٹ نہ ہو اور وہ ڈیپوٹیشن پر آئے تو وہ Civil Servant نہیں بن جاتا۔ اس کی terms and conditions parent department میں رہتی ہیں۔ وہ جس department میں آتا ہے اس سے کام لینا اس department کا کام ہے۔ لیکن اس کا cadre change نہیں ہو جاتا کہ ایک آدمی autonomous body کا ملازم ہے اور وہ مثلاً Establishment میں آجاتا ہے یا Cabinet Division میں آ جاتا ہے تو وہ Civil Servant ہو جاتا ہے۔ تھوڑی سی confusion تھی جو میں دور کرنا چاہتا تھا۔ یہ تو specific period کے لحاظ سے ہے

maximum three years extendable by two years or five years.

جناب چیئرمین: جی جناب عباس شاہ صاحب۔

سید عباس شاہ: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ کیا ایسا act سیکشن ۱۰ کی violation نہیں؟

Is it violation of Section 10 ?

چوہدری امیر حسین: جناب میں آپ کی اجازت سے یہ پڑھ دیتا ہوں کیونکہ prima facie یہی معلوم ہوتا ہے میں سمجھانے کی کوشش میں ابھی کامیاب نہیں ہو سکا۔

سید عباس شاہ: Excuse me Sir جب یہ وضاحت کریں تو یہ مجھے بتائیں کہ from public کوئی ہے کہ private ایسی بھی any organization, autonomous body land company آپ لیں یا دوکان سے لیں اور بازار سے کسی آدمی کو لائیں یا کسی سیلز میں کو اٹھا کر بٹھادیں۔ کسی کو چیئرمین کو پوسٹ پر بیٹھائیں یہ ساری چیزیں ذرا بتائیں۔

چوہدری امیر حسین: جناب میں تھوڑی سی وضاحت کروں گا کہ اس میں شاید ہم induction اور deputation کو confuse کر رہے ہیں۔ جناب ایک ہوتا ہے contract دوسری ہوتی ہے induction تیسری ہوتی ہے deputation اور چوتھے نمبر پر direct recruitment ہے۔ چار طریقے ہیں۔ تو میں section 10 بھی پڑھنا ہوں اور اس کی detail بھی پڑھتا ہوں۔ مجھے یقین ہے یہ کچھ واضح ہو جائے گا۔

"Civil Servant means a person who is a member of an All Pakistan Civil Service of the Federation or who holds the Civil Post in connection with the affairs of the Federation including any such post connected with defence but does not include a person who is on deputation to the federation.

جناب چیئرمین: کیا یہ "who does not include" لکھا ہوا ہے۔

چوہدری امیر حسین: اگر آدمی deputation پر for a specific period آجاتا ہے تو he does not become a civil servant نہ تو کسی civil servant کی seniority damage یا alter ہوتی ہے اور نہ ہی اس کو اس seniority کی فہرست پر لایا جاتا ہے But this does not include a person who is on deputation to the Federation. Person who is employed on contract or work charge basis or who is paid from contingencies, a person who is a worker or, or a workmen as defined چنانچہ جس خدشے کا اظہار کیا جارہا ہے وہ یہ ہے کہ شاید جب کوئی deputation پر آجاتا ہے تو اس کے اوپر سارا Civil Servant Act applicable ہو جاتا ہے۔ جناب والا! یہ بات نہیں ہے کسی Civil Servant کی seniority

affect نہیں ہوتی۔ اب دوسرا نکتہ یہ ہے کہ چونکہ وہ Civil Servant نہیں ہے تو کیا اس کو deputation پر لایا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر تو اس کو وہ تمام قوانین apply کرنے ہوں جو کہ Civil Servants Act میں ہیں تو پھر تو کیونکہ Civil Servants Act نہیں لاگو ہوتا لہٰذا وہ قانون اس پر apply نہیں کرے گا۔ Deputation کا یہ ہے کہ ایک محکمہ دوسرے محکمے سے request کرتا ہے کہ مخصوص period کے لئے فلاں آدمی کی service مجھے دی جائیں اور وہ آپس میں کسی specific purpose کے لئے agreement کرتے ہیں وقت کے لیے یہ کیونکہ خاص میعاد کے لئے دیا جاتا ہے اس لئے Civil Servants Act کے تحت بھی نہیں ہے اس میں پھر prohibition Section 25 apply کا article 241 apply ہو گا۔ اگر Civil Servants Act سے پہلے ۱۹۷۳ء سے بات ہوتی رہی ہے تو کوئی change نہیں ہوا ہے۔

<u>جناب چیئرمین</u>: یہ قانونی باتیں ہیں۔ جی سید عباس شاہ صاحب۔

<u>سید عباس شاہ</u>: He has not answered my question جناب والا میں کہتا ہوں کہ Civil Servants Act کے Section 10 کے تحت صرف Provincial Government یا ایک گورنمنٹ سے دوسری گورنمنٹ میں آدمی deputation پر جاتا ہے اگر لایا جائے تو کیا یہ Anybody from Autonomous Body act کی violation ہے کہ نہیں۔ میں نے صرف یہ پوچھنا ہے اور انہوں نے اتنا لمبا جواب دیا ہے۔

<u>چوہدری امیر حسین</u>: میں Specifically جواب دیتا ہوں۔ اگر کسی Autonomous Body سے deputation پر کوئی آدمی Federal Government میں لایا جائے تو Civil Servants Act کی violation نہیں ہوتی۔

<u>سید فصیح اقبال</u>: جناب والا! وزیر موصوف نے جتنی باتیں کی ہیں ابھی ان سے صورتحال واضح نہیں ہوئی ہے۔ ابہام بڑھتا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: اصل میں یہاں پر ہوتا یہ ہے کہ آپ وزیر یا کسی کی opinion مانگیں تو ایک تو fact ہوتے ہیں دوسرے opinion ہے وہ کچھ کہیں گے۔ شاہ صاحب اپنے تجربے سے کچھ اور بات کریں گے opinion تو صرف opinion ہوتی ہے۔

سید فصیح اقبال: اچھا ٹھیک ہے جناب یہ ان کی opinion ہے مگر اس سے بہت ابہام پیدا ہوا ہے۔ آپ یہ کہیئے کہ یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ نے ایسے loopwholes قانون میں رکھے ہیں کہ جو آپ کو suit کرے وہ آپ کر لیں اور جو suit نہ کریں، انہیں چھوڑ دیں۔

جناب چیئرمین: آپکے جو rules ہیں ان میں rule 47 کہتا ہے۔

"(iv) Question shall not ask for an expression of opinion or the solution of an abstract legal question or a hypothetical proposition;"

تو قانونی چیزوں پر تو بحث ہوتی رہے گی۔

سید فصیح اقبال: چلیں ٹھیک ہے۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب انہوں نے یہ بتایا کہ جب کوئی Autonomous Body کا آدمی deputation پر جاتا ہے اور جب وہ یہ permit specific کے post hold کرتا ہے اور اگر contract یا deputation کی مدت تین سال ہے اور ایسی جگہوں میں ۱۵، ۱۵ سال وہ deputation پر رہتا ہے اور promote بھی ہوتا رہتا ہے تو تب کیا یہ violation ہے یا نہیں؟ میری نظر میں یہ violation ہے لیکن چونکہ اس سوال سے اس کا تعلق نہیں ہے لہٰذا اس کا واضع ثبوت پیش کریں کہ آپ کی جو bye laws, section 10 of the Civil Servants Act ہے اس کی violation ہوئی ہے کیوں کہ ایک ایک جگہ ۱۵، ۱۵ سال سے لوگ deputation پر بھی ہیں، pro- mote بھی اسی جگہ ہو گئے ہیں اور فرائض بھی وہی انجام دے رہے ہیں جو Civil Servant کے ہیں۔

چوہدری امیر حسین: فاضل member نے خود ہی فرمایا ہے کہ ان کا جو سوال ہے اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے fresh سوال دے دیں۔اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

سید فصیح اقبال: ماشاء اللہ آپ نے بڑی legal بات کی لیکن میں نے تو House کے لئے جواب دینے کے لئے کہا ہے۔

چوہدری امیر حسین: fresh notice دے دیں۔اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

Syed Abbas Shah : It is a violation, Sir.

جناب چیئرمین: طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: section 10 کے تحت جو سرکاری محکمے ہیں Civil Servants ہیں ان کی جگہ دوسرے سرکاری محکموں سے deputation پر کسی آدمی کو لیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: Deputation defind ہے وہاں پر لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری: میں ذرا بات کر لوں مثلاً اگر Wapda کے لئے Land Acquisition Officer کی ضرورت ہے تو Wapda پنجاب سے یا سرحد سے جہاں سے انہوں نے land لینا ہے وہاں کی صوبائی حکومت سے درخواست کی کہ ایک تحصیلدار ہمیں دے دیا جائے مثلاً پنجاب حکومت کا آدمی یہاں deputation پر آ گیا اس deputation سے corporations کی اور Autonomous Bodies کی صورت مختلف ہے۔ایک تو یہ ہے کہ ایک سرکاری محکمے کا تحصیلدار مرکز میں آ گیا لیکن یہ نہیں ہے کہ ایک گھسیارے کو آپ deputation پر لے لیں کہ تم یہاں .I.G لگ جاؤ سرکاری Corporations اور خود مختار اداروں کا Civil Servant اور سرکاری اداروں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔لہٰذا سرکاری ادارے کے لئے بندے ادھر لانے کے لئے یہ گنجائش ہے اور اس کو اپنی سہولت کے لئے انہوں نے اس طرح بنا لیا ہے کہ ایک گھسیارا ان کی خواہش کے مطابق .I.G بن جائے۔لہٰذا اس کی وضاحت کریں۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا! فاضل Senator کا یہ view ہے کہ کسی Autonomous Body کے ملازم کو Federal Government میں deputation پر نہیں لایا جا سکتا۔ میں ان کے view سے اتفاق نہیں کرتا۔ میرا view ہے کہ اسے لایا جا سکتا ہے جناب چیئرمین۔ اگلا سوال جی Question No. 66

سوال نمبر 66 جناب عالم شیر خان نے کیا جس کا جواب پڑھا گیا تصور کیا گیا۔

66. ***Mr. Alam Sher Khan Mahsood :** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state the details of the Schemes completed/being completed under the special Development Programme since January, 1992 ?

Sardar Mohammad Yaqoob Khan Nasir : Total 105 schemes under SDP have been taken in hand in FATA out of which so far only four schemes have been completed. Sectoral break-up is as follows :-

1. **Water Sector**

(i)	Dug well schemes.	8
(ii)	Tubewell schemes.	6
(iii)	Flood Protection.	21
(iv)	Surface Irrigation schemes.	33
(v)	Small Dams.	1
(vi)	Detail survey purchase of machinery and equipment.	15
	Sub-Total :	84

حاجی ملک فرید اللہ خان: Sir, I would like to know about the total allocation of SDP in South Waziristan for the year 1991-92.

جناب چیئرمین: کل کتنی رقم SDP کے تحت مختص کی گئی ہے؟

سردار یعقوب خان ناصر: 6 کروڑ سات لاکھ روپے۔

In the answer the honourable Minister has stated that out of 105 schemes only four schemes could be completed last year. Is this not a very sorrowful and poor performance ?

سردار یعقوب خان ناصر: جناب چیئرمین، اس میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ساری بڑی سکیمیں ہیں۔ ہمیں اس کی پہلی قسط December میں ملی اور ہمیں اس کے تحت جتنے پیسے ملے تھے وہ اب تک اس پر خرچ ہوئے ہیں انشاءاللہ اس کے جو مزید remaining funds ملیں گے اس میں تمام سکیمیں مکمل ہو جائیں گی۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ پیسہ دیر سے کیوں ملا؟ جو پیسہ ۳۰ جون تک خرچ نہ ہو سکا وہ تو lapse ہو جاتا ہے اور پھر وفاقی حکومت ہمیں مزید پیسہ نہیں دیتی کہ جی آپ گزشتہ سال کا پیسہ خرچ نہیں کر سکے ہیں تو اس لئے ہم آپ کو مزید نہیں دے رہے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ responsibility کسی کے اوپر fix کر دی جائے کیوں کہ فاٹا کا بجٹ جو S.D.P میں ملتا ہے ویسے بھی کم ہے Additional وہ سکیمیں ہوتی ہیں جو کہ بہت ضروری ہوتی ہیں۔ اگر ان کو بھی وقت پر مکمل نہ کیا جائے تو اس کا ظاہری مطلب یہی ہے کہ ہمیں آئندہ سال کے لئے پھر کوئی بجٹ نہیں ملتا۔

سردار یعقوب خان ناصر: جناب چیئرمین، میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی کہ ہمارا اس سال پیسہ lapse ہوا ہے پہلے سالوں میں ہماری SDP lapse ہوتی تھی مگر اس سال ہماری SDP lapse نہیں ہوئی ہے۔ ہم نے تمام پیسہ خرچ کیا ہے اور انشاءاللہ آئندہ پیسے ملنے پر جو سکیمیں مکمل نہیں ہیں انہیں ہم مکمل کر دیں گے ہم نے demand کی ہے اور پیسہ مل رہا ہے۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: Sir, I think, the Minister is not correct because he has stated that out of 105 schemes only four could be completed last year. تو وہ جو ۱۰۱ سکیمیں تھیں جو کہ on-going ہو گئیں اور اس کا پیسہ

automatialy lapse ہو گیا بلکہ اس پر کام ہی شروع نہیں ہوا تھا تو میں اس کی clarification چاہتا ہوں کہ وہ جو سکیمیں تھیں وقت پر کیوں مکمل نہیں کی گئیں؟

سردار محمد یعقوب خان ناصر: جناب والا! ہم نے تفصیل دی ہے۔ یہ ۱۰۵ ہیں اور ان کے لئے جتنا پیسہ مختص کیا گیا تھا۔ وہ اس پر خرچ ہوا ہے۔ پیسہ lapse نہیں ہوا ہے اور اس کے لئے یہی طریقہ کار ہے۔ جو سکمیں نامکمل رہ جاتی ہیں وہ on-going ہو جاتی ہیں۔ اور پھر nex year جو پیسہ آتا ہے تو اس میں مکمل کی جاتی ہیں اگر ان کی کوئی ایسی سکیم ہے تو اس کا بتا دیں اس کا ہم جواب دے دیں گے۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: سر یہاں پر confustion ہے۔ Federal وزیر خزانہ صاحب یہاں بیٹھے ہیں وہ ہمیں نیا پیسہ نہیں دیتے۔ آپ کے پرانے پیسے پڑے ہوئے ہیں۔ میں یہ جاننا چاہوں گا کہ ۱۰۵ سکیموں کے لئے total کتنا amount تھا اور اب تک اس میں سے کتنا خرچ کیا جا چکا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ کے پاس کوئی figures ہیں یا وزیر خزانہ صاحب، آپ کوئی مدد کر سکتے ہیں؟

سردار محمد یعقوب خان ناصر: سر سوال بالکل clear ہے۔

جناب چیئرمین: ان کا assumption یہ ہے کہ پیسے پورے خرچ نہیں ہوئے ان کا اندازہ یہ ہے کہ یہ سکیمیں ۱۰۵ ہیں یہ سال کے اندر مکمل ہونی ہوں گی ہو سکتا ہے کہ پہلے سال کے لئے کچھ رقم ہو اور یہ چلتی رہے۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر: یہ ۹۳-۶-۳۰ تک مکمل ہو جائیں گے۔ اور یہ جو کہہ رہے ہیں کہ پیسہ lapse ہے تو کسی scheme کا پیسہ lapse نہیں ہوا ہے۔

Syed Abbas Shah : Supplementary Question Sir. Will the Minister tell us Supplementary Question that how much money has been spent upto 30th June out of this six crore rupees. Secondly Sir, six crore rupees for the department or for organization is a small amount and can be spent very easily from december till June. Six months is a long period.

جناب چیئرمین: خرچ ہو گیا ہو گا۔ اس لئے کہہ رہے ہیں۔

سید عباس شاہ: خرچ نہیں ہوا۔ یہ ابھی بتائیں گے۔

جناب چیئرمین: کیوں جی کوئی figures ہیں کہ کتنا خرچ ہوا ہے؟ شاہ صاحب چھ کروڑ روپے خرچ کرنا تو آسان کام ہے۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر: سر انہوں نے question میں detail نہیں پوچھی ہے۔ انہوں نے تو یہ پوچھا ہے کہ کتنی سکیمیں شروع کی جا چکی ہیں اور کتنی سکیمیں مکمل ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی figures نہیں ہیں کہ کتنا مختص ہوا ہے اور کتنا خرچ ہو گیا ہے۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر: Fresh question کریں۔ Detail میں ان کو دے دوں گا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: میرے خیال میں سردار صاحب کی جان خلاصی اس طرح سے ہو گی۔ ۱۰۵ سکیموں کی total estimated cost کیا ہے؟ current financial year میں funds کی allocation کیا تھی؟ uptodate expenditure کیا ہے؟ Balance amount کیا چاہئیے؟ یہ statement ان کے پاس available ہونی چاہئیے کہ ۱۰۵ سکیمیں موجود ہیں تو total amount کیا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس یہ تفصلات نہیں ہیں۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر: اس کے لئے fresh question کریں۔

Syed Mohammad Fazal Agha : It doesn't require a fresh question.

سردار محمد یعقوب خان ناصر: میرے پاس detail تو ہے سہی لیکن اس کو مکمل کرنا ذرا مشکل ہے۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: Fresh notice دے دیں گے۔

Sir, my second question is that

یہ ADP بناتے وقت

whether the MNAs and Senators were consulted in formulation of SDP/ water schemes or not.

سردار محمد یعقوب خان ناصر: سر اس کے لئے شروع سے جو طریقہ کار چلا آرہا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے ہم نے ان کو SDP میں شامل کیا ہے اور اس میں ان کی رائے لی ہے۔ ان تمام سے ہم نے سکیمیں لی ہیں۔ تمام Senators اور MNA's کو شامل کیا گیا ہے۔

جناب عالم شیر خان محسود: ہم سے نہیں پوچھا۔

جناب چیئرمین: آپ سے نہیں پوچھا؟ ملک صاحب کیا آپ سے انہوں نے پوچھا ہے؟ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم سے پوچھا ہی نہیں ہے۔ گل شیر صاحب کیا آپ سے پوچھا ہے؟ آپ سے تو ضرور پوچھا ہوگا کیونکہ آپ تو وزیر ہیں۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر: سر میں کہتا ہوں کہ میں نے سب سے پوچھا ہے اور ان کے دستخط آپ کو دکھا سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: Next Question No. 67

(سوال نمبر ۶۷ جناب عالم شیر خان محسود نے پوچھا اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)۔

67. *Mr. Alam Sher Khan Mahsood : Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state the total number of Tubewells sunk and Small Dams constructed in the Mahsud and Wazir Areas in South Waziristan Agency indicating also their locations and expenditure incurred in each case ?

Sardar Mohammad Yaqoob Khan Nasir : So far 101 tubewells have been sunk in Mahsud and Wazir Areas of S. W. Agency with total expenditure of Rs. 38.898 million. Further break-up is as under :-

(Rs. in million)

Area		Wells Sunk	Cost
I.	Mahsud Area.	34	14.814
II.	Wazir Area.	67	24.084

2. The location of wells sunk is as follows :-

Muhsud Area

1.	Barwand Plain.	16
2.	Umar Raghzai.	10
3.	Makin Landi Raghzai.	1
4.	Zar Katch.	1
5.	Mali Khel.	1
6.	Kani Garam.	1
7.	Tiarza Qila.	1
8.	Postai Sarwakai.	1
9.	Torwam etc.	2
	Total :	34

Wazir Area

1.	WANA Plain.	52
2.	Spin Plain.	13
3.	Shakai Plain.	2
	Total :	67

3. No Small dams have been constructed in the Agency.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال۔

حاجی ملک فریداللہ خان: سر کیا وزیر موصوف صاحب بیان فرمائیں گے کہ 101 tubewells میں سے کتنے ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں۔

جناب چیئرمین: میرا تو خیال ہے سارے ہی خرابی ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر: نہیں سر سارے خراب نہیں ہیں۔ Detail یہ ہے کہ ۵۷ ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں۔ کل ۶۷ ٹیوب ویل dig کئے تھے۔ تقریباً ۱۰ کام نہیں کر رہے۔

Malik Faridullah Khan : The answer is that 101 tube wells آپ نے مکمل کئے ہیں۔

(interruption)

جناب چیئرمین: وزیر ایریا میں ۶۷ ہیں اور محسود ایریا میں ۳۴۔

Malik Faridullah Khan : Thirty four tubewells are in Masood areas and sixty seven tubewells are in Wazir areas. So out of these 101 tubewells, میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنے کام کر رہے ہیں؟

سردار محمد یعقوب خان ناصر: Sir اس میں ۸۲ کامیاب ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: Sir وزیر صاحب کیا یہ بتائیں گے کہ M and R کے لئے FATA Development Corporation میں کتنا percentage رکھا گیا ہے تا کہ وہ جو ٹیوب ویل خراب ہوتے ہیں ان کو پھر چلانے کے لئے کام کیا جاسکے۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر: جب ٹیوب ویل خراب ہوتا ہے تو اس کے مطابق اس پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے ایک دو چوکیدار ہوتے ہیں ایک دو driver ہوتے ہیں ان کو government pay کرتی ہے۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: نہیں سر، My question is not this. ہر ایک محکمے کا ایم اینڈ آر کا ایک percentage ہوتا ہے۔ which I believe it is not there in FATA DC. گزشتہ دس سالوں سے ہمارے Tribal area میں Tubewell خراب ہیں وہ اسی طرح خراب پڑے ہوئے ہیں اور محکمہ یہی جواب دیتا ہے۔
we don't have allocation for M & R.

Mr. Chairman : Does mean maintenance and repairs ?

Malik Faridullah Khan : Yes Sir, it means maintenance and repairs.
میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا فاٹا کارپوریشن بھی M&R کے لئے کچھ percentage رکھے گی یا نہیں؟

سردار محمد یعقوب خان ناصر: ایم اینڈ آر اس کے لئے ہے۔ جو ٹیوب ویل خراب ہیں ان کی نشاندہی کریں۔ میں ان کو بتادوں گا اور پھر اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب چیئر مین: آپ نشاندہی کریں۔ وہ ٹھیک کرادیں گے۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: ہم نشاندہی کردیں گے۔

جناب چیئر مین: کیا آپ کے علاقے میں ۶۷ ہیں؟

حاجی ملک فرید اللہ خان: سر plain area وزیر ایریا ہے اور محسود ایریا plain نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: Next Question 698 اقبال حیدر صاحب۔

(سوال نمبر ۶۸ سید اقبال حیدر نے پوچھا اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔)

68. *Withdrawan by the member.*

سید اقبال حیدر: حسب سابق میرے جواب لاجواب ہیں۔

جناب چیئر مین: آپ ایسے کیوں سوال پوچھتے ہیں؟

سید اقبال حیدر: اس لئے کہ اس طرح ان کی بہت سی باتوں کا انکشاف ہوتا ہے اس لئے یہ اس سے اجتناب کرتے ہیں۔ پچھلی Sitting میں اسی طرح ہوا تھا۔ آج بھی میں نے کوئی اتنا دقیق سوال نہیں پوچھا بڑا recent past کا پوچھا ہے۔

میاں عبدالستار لالیکا: سر ہم اس کی information اکٹھی کر رہے ہیں۔ ویسے آپ سوال کو خود پڑھیں تو اس میں تھوڑا time involve ہوگا کیونکہ خاصی لمبی detail مانگی گئی ہیں اور ہم ان کی طرح کسی بھی چیز کو نہیں چھپائیں گے۔ جو پوچھیں گے وہ بتائیں گے۔

This is an august House. If they ask for information it is my duty to provide them with correct information.

جناب چیئر مین: ویسے اقبال حیدر صاحب سارے national dailies and periodicals for three years......

سید اقبال حیدر: اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے audit bureau کی report کی circulation پچھلے session میں دینے سے انکار کیا تھا اور ایک غلط مفروضے پر انکار کیا تھا

کہ اے پی این ایس سے ان کا agreement ہے۔ audit bureau کی certified copy نہ ظاہر کی جائے یہ اسی ضمن میں ہے۔ میں ان کو نہیں چھوڑوں گا؟

میاں عبدالستار لالیکا: ماشاءاللہ مجھے یہ کیا نہیں چھوڑیں گے اپنے آپ کو بچائیں ایک صحافی Senator بھی ہیں وہ اس کا جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین: فصیح اقبال صاحب کیا معاملہ ہے۔

سید فصیح اقبال: یہ معاملہ شروع سے ہمارا ہے۔

Syed Iqbal haider : I challenge it.

جناب چیئرمین: وہ اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔

Syed Iqbal Haider : I know it.

مجھے APNS کے صدر مجید نظامی صاحب نے خود کہا ہے کہ ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: پھر آپس میں یہ معاملہ طے کریں۔

سید اقبال حیدر: اے پی این ایس کے صدر مجید نظامی صاحب ہیں۔

سید فصیح اقبال: میں تین دفعہ صدر رہ چکا ہوں۔

سید اقبال حیدر: ایسا کوئی agreement نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب اگر ایوان کے معزز رکن کہہ رہے ہیں کہ agreement ہے تو now can we say کہ نہیں ہوا ہے۔

Mian Abdus Sattar Lalika : And, Sir, he has been the President of the APNS for three times.

Syed Iqbal Haider : May I request you sir to ask them to produce that agreement.

بات ختم۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: کیوں جی فصیح صاحب کہ الگ agreement کس نوعیت کا ہے؟ لکھا ہوا ہے یا understanding ہے۔

سید فصیح اقبال: شروع سے understanding ہے۔ ۵۶ء سے ہے۔ advertise-ment کے بارے میں عرض ہے کہ advertisement کے sizes نہیں ہوتے ہیں اس کا centimeter ہوتا ہے پوچھنا یہ چاہیئے تھا کہ کتنے سنٹی میٹر کبھی ہوتے ہیں۔

حافظ حسین احمد: Point of order

جناب چیئرمین: جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد: میں یہ آپ سے ruling چاہوں گا کہ جب کسی وزارت نے کہا ہے کہ معلومات اکٹھی کی جارہی ہیں کیا اس کا کوئی دوسرا رکن جواب دے سکتا ہے؟

جناب چیئرمین: نہیں، لیکن وضاحت کے لئے ہم کئی مرتبہ اراکین سے پوچھ لیتے ہیں۔ اگر کسی کے پاس کوئی infomration ہے جس سے ایوان کی مدد ہوتی ہو تو وہ بتانے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ اگلا سوال ۷۰۔ سید اقبال حیدر نے طبع شدہ پوچھا جس کا جواب طبع شدہ دیا گیا۔

70. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Interior be pleased to state the action taken by the Government for the implementation of the resolution passed unanimously by the Senate on 15-3-92 recommending that all members of the Parliament should be extended proper facilities to visit prisons in their respective provinces ?

Ch. Shujat Hussain : The Provincial Governments have been directed to take all necessary steps for the implementation of the resolution.

Syed Iqbal Haider : Sir, I would ask the honourable Minister for Interior that could he favour us with a copy of the directive issued by him to the different provinces to enable the Senators to visit the prison in their respective provinces۔

جناب چیئرمین: جی بتادیں۔

چوہدری شجاعت حسین: سر، یہ دو سوال کرنا چاہتے ہیں پہلے یہ دونوں سوال ہی کر لیں۔ بعد میں بتا دوں گا۔ اگر چاہیں تو اکٹھے ہی سوال کر لیں۔

جناب چیئرمین: پہلے آپ اس کا جواب دے دیں۔

چوہدری شجاعت حسین: اگر معزز رکن چاہیں تو ہر قسم کی کاپیاں مہیا کی جا سکتی ہیں لیکن چونکہ یہ قرارداد پندرہ تاریخ کو پاس ہوئی تھی لہٰذا اس کے بارے میں ۲۲ اپریل کو ہم نے صوبائی حکومتوں کو خط لکھ دیا تھا، اگر یہ چاہیں گے کہ ان کو خط کی copy دے دی جائے تو وہ بھی ہم مہیا کر دیں گے۔ پہلے یہ کاپی لے لیں اور اس کے بعد پھر fresh question کریں۔

سیّد اقبال حیدر: جناب میں آپ کی وساطت سے چوہدری صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ابھی تک جو Superintendent ہیں وہ آپ کے اس directive سے لاعلم ہیں۔ وہ ہم سے کہتے ہیں کہ جناب آپ Home Secretary کے پاس جائیں۔ اگر آپ کو ہوم سیکرٹری اجازت دیتے ہیں تو You are welcome to visit

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا، میرے پاس copy ہے، ہم نے ۲۲ تاریخ کو سیکرٹری سندھ کو بھی لکھ دیا تھا۔

سید اقبال حیدر: ابھی تک Jail Superintendent کو یہ خط نہیں ملا ہے اس سے ہمارا جو جیل کے حالات کو دیکھنے کا، اس قرارداد کے مطابق ارادہ تھا اور جو اس ایوان سے مشترکہ منظور کیا تھا، اس پر عمل درآمد نہیں ہونے پا رہا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: اس House نے Resolution پاس کیا تھا اس کے مطابق ہم نے اس کو متعلقہ صوبائی حکومت کو recommend کرنا تھا۔ تاکہ اس پر عمل کیا جائے۔ اس کی copy بھی میرے پاس موجود ہے متعلقہ Home Department کا کام ہے کہ وہ اس کی copy آگے بھیجے۔

سید اقبال حیدر: جناب والا، کم از کم ہمیں یہ اس کی copy دے دیں تاکہ ہم Jail Superintendent کو دکھا دیں کہ یہ کاپی ہے جس کے مطابق ہمیں جیل کا معائنہ کرنے کا حق ہے۔

جناب چیئرمین: میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار: کیا Jail Superintendent اس copy پر عمل کر لیں گے؟

جناب شہزاد گل: کیا یہ copy صرف سندھ حکومت کو بھیجی گئی ہیں؟

جناب چیئرمین: نہیں سب حکومتوں کو دی گئی ہو گی کیا یہ خط چاروں صوبوں میں بھیجا گیا؟

چوہدری شجاعت حسین: جی، یہ خط چاروں صوبوں کو بھیجا ہے اور اس کی فوٹو کاپیاں ان دونوں حضرات کو دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: پھر اس پر متعلقہ صوبائی حکومتوں نے عمل نہیں کیا ہو گا۔ انہوں نے کاپیاں تو بھیج دی ہوں گی۔ Next Question No. 71

71. **Syed Abdullah Shah :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) the name of officers of Information Group in Grades 19-21 working on deputation in different Ministries/Divisions and other departments ;

(b) the name of the said officers who have been given promotion to higher grade in the borrowing departments without the consent of the lending department; and

(c) the action taken by the Ministry against these promotions?

Ch. Amir Hussain : (a) The following officers in BPS 19-20 belonging to the Information Group were assigned

deputation to the Organisations with effect from the date listed below :-

S. No.	Name and address	Date of deputation order
1.	Mr. Salim Gul (BPS-19), as Secretary, Information Department, Government of Sindh.	4-12-1990
2.	Mr. N.A.K. Lodhi (BPS-19) as Deputy Secretary, Finance Division.	14-12-1986
3.	Mr. Mukhtar Ahmad Zahid (BPS-19) as Director, Wafaqi Mohtasib's Sectt., Islamabad.	4-07-1992
4.	Mr. Akhtar Sharif Kanwar (BPS-20) as Joint Secretary, Senate Secretariat.	2-05-1988

(b) The question in the present form is not clear. It is however understood that the reference has been made to Mr. Akhtar Sharif, presently working as Additional Secretary, Senate Secretariat since 22 May 1991. In this case, on 22 May 1991 the officer was given the officiating appointment in BPS-21 by the Senate Sectt. subject to the concurrence of his parent Department. Later, on 26 May 1991, on receipt of NOC from the M/o Information and Broadcasting, the appointment was renotified. However, on 27 May, 1991 the M/o I.B. withdrew its NOC and advised the Senate Sectt. to seek regularization of the appointment in consultation with the Establishment Division and the parent department of the officer as per the rules.

(c) As stated on (b) above, the parent Ministry has already taken up the matter with the borrowing organization under advice from the Establishment Division to resolve the matter.

Syed Abdullah Shah : Sir, my first supplementary question would be that how did the honourable Minister deduce that this part (b) of the question pertains only to one particular officer, mr. Akhtar Kanwar ? This is what he says in the answer. How did he come to this conclusion ?

جناب چیئرمین: ویسے بھی Secretariat کے بارے میں سوال تو پوچھا ہی نہیں جا سکتا۔

چوہدری امیر حسین: جی ہاں Secretariat کے بارے میں تو سوال پوچھا ہی نہیں جا سکتا rules اس کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے جواب جو دیا ہے کہ وہ صرف اس Secretariat کے بارے میں تھا باقی کے بارے میں جواب ہی نہیں دیا۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا! کل چار officers ہیں وہ اسی گریڈ میں کام کر رہے ہیں کسی کو promote نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: دیکھیں نا، ہر ایک کے اپنے حالات ہوں گے، ان کا تو کسی نے ذکر ہی نہیں کیا۔ ہمارے سیکرٹریٹ کا جو آدمی ہے اس کے بارے میں انفارمیشن دے رہے ہیں۔

چوہدری امیر حسین: انہوں نے جو سوال پوچھا تھا کہ کیا Officers have been given promotion? تین کی تو promotion ہوئی ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: لیکن جس کی پرموشن کا اختیار ہمارا ہے اس سے ان کا کیا تعلق ہے How are they concerned in that? جن کے بارے میں وہ پوچھ رہے ہیں ان کا بتایا ہی نہیں گیا۔

چوہدری امیر حسین: ٹھیک ہے جناب ان کی promotion نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: ان کو کہیں کہ They should give information regarding Officer No. 1, No. 2 and No. 3. As far as officer No. 4 is concerne وہ ہمارے سیکرٹریٹ کا تعلق ہے۔

چوہدری امیر حسین: سر، They have nothing to do latter him. ان کی promotion نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ۷۲ سید اشتیاق اظہر صاحب۔

72. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Interior be pleased to state names of institutions brought within the purview of the Essential Services Act during the period June, 1992 to July 25, 1992 ?

Ch. Shujat Hussain : The following Organizations have been brought within the purview of the Pakistan Essential Services (Maintenance) Act, 1952, during the period June, 1992 to July 25, 1992:

(1) Karachi Port Trust and Port Qasim Authority;

(2) Karachi Electric Supply Corporation Ltd., Karachi; and

(3) Pakistan International Airlines Corporation.

سید اشتیاق اظہر: کوئی ضمنی سوال نہیں۔

جناب چیئرمین : جی ہوتی صاحب۔

جناب بوستان علی ہوتی : جناب والا! معزز وزیر نے سوال کے جواب میں جون سے لے کر 25th July 1992 تک جن اداروں کو Special Service کے تحت لایا گیا ہے وہ تین بتائے گئے ہیں، تو میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کتنا اس سے پہلے کتنے اداروں کو Special Service کے تحت لیا گیا۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! ایسے چار ادارے ہیں (۱) Printing Corporation جس کے پریس کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں ہیں۔ ڈاکٹر A.Q. Khan Reserch Laboratory جو کہ کہوٹہ میں ہے، Civil Aviation Authority اور واپڈا کے وہ ملازمین جو Tarbela Dam Project پر کام کر رہے ہیں۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا! Senate کی StandingCommittee برائے پیداوار نے اپنی meeting میں، کراچی میں یہ recommend کیا تھا اور unanimously پاس کیا تھا وہاں یہ resolve کیا تھا کہ پاکستان اسٹیل ملز کو Essential Service Act کے تحت لے آنا چاہیے تو وزیر داخلہ صاحب فرماسکیں گے کہ کیا ان کا کوئی ایسا ارادہ ہے کہ سینیٹ کی Standing Committee برائے پیداوار کی resolution پر عمل کیا جائے۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! یہ تجویز، ظاہر ہے کہ Steel Mills کی طرف سے آنی ہوگی۔ جب یہ آئے تو اس وقت غور کیا جائیگا۔

جناب چیئرمین : سوال نمبر ۷۳، سید اشتیاق اظہر صاحب۔

سوال نمبر ۷۳، سید اشتیاق اظہر۔

(طبع شدہ پوچھا جس کا جواب طبع شدہ دیا گیا۔)

---

73. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a case of kidnapping for ransom was registered against a member of Senate, Syed Ishtiaq Azhar in the month of June in Karachi ; and

(b) if the answer be in the positive, the reasons thereof and the present position ?

Ch. Shujat Hussain : (a) Yes.

(b) The case has been registered on the complaint of one Haji Noor Hussain S/o Mohammad Hussain and is being investigated by police.

سید اشتیاق اظہر : میرا سوال یہ ہے کہ اس کیس کے بارے میں چوہدری شجاعت حسین نے کہا تھا کہ یہ Government of Sindh سے پوچھا گیا تھا، اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ کیس غلط ہے تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب اس کیس کے بارے میں گورنمنٹ سندھ نے لکھ دیا ہے تو اسے واپس کیوں نہیں لیا گیا۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! ابھی تک صوبے نے لکھ کر نہیں بھیجا ہے۔ یہ کیس 24th June 1992 کو درج کیا گیا تھا۔ یہ کیس ابھی تک اسی طرح پڑا ہے۔ کوئی آدمی گرفتار نہیں کیا جا سکا اور ابھی تک یہ کیس تحقیقات کے دائرے میں ہی ہے۔

سید اشتیاق اظہر : مجھے بھی یہ بتایا گیا تھا اور سید فصیح اقبال صاحب اس بات کے گواہ ہیں کہ سندھ Government نے لکھ دیا ہے کہ یہ case جعلی تھا۔ جب یہ government سندھ نے لکھ دیا ہے تو یہ کیس واپس کیوں نہیں لیا جاتا۔

جناب چیئرمین : چوہدری صاحب، اشتیاق اظہر صاحب کے بارے میں یہ case ہے اس کو دیکھیں کہ ابھی تک کیوں ختم نہیں کیا گیا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین : یہ ان کے بارے میں ہے تبھی میں نے اس دن کروایا تھا اور انہوں نے ہمیں لکھ کر بھیج دیا تھا کہ ایک شخص حاجی نور حسین کی شکایت پر یہ مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : تو یہ اشتیاق اظہر صاحب کس کو اغواء کر سکتے ہیں؟ کیا یہ اغواء کر سکتے ہیں؟ کیا یہ اغواء کر سکتے ہیں ہیں؟ (قہقہہ) یہ تو میں ویسے ہی مذاق میں کہہ رہا تھا۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! یہ Senater ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ اس چیز میں نہ ہی پڑیں تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب چیئرمین : بہرحال اس کو دیکھ لیں I would like you to take personal interest in this.

حافظ حسین احمد : جناب والا! وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا ہے کہ عنقریب ملزم کو گرفتار کیا جائے گا تو کیا وہ ایوان کو یقین دلائیں گے کہ ان کو کب گرفتار کیا جائے گا؟

چوہدری شجاعت حسین : میں نے یہ کہا ہی نہیں ان کو بیٹھے بیٹھے کیسے یہ خواب آ گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : اگلا سوال، عبدالرحمان جمالی صاحب۔

(سوال نمبر ۷۴۔ جناب عبدالرحمان جمالی نے طبع شدہ پوچھا جس کا طبع شدہ جواب دیا گیا۔)

74. ***Mr. Abdur Rehman Jamali :** Will the Minister for Interior be pleased to refer to Starred Question No. 24 dated 4th

February, 1992 and state whether water supply has started; If not its reasons ?

Ch. Shujat Hussain : Water supply has not yet started due to non-installation of distribution network (pipes) to consumers by Union Council although tubewells have been installed.

کوئی ضمنی سوال نہیں۔ اگلا سوال میر عبدالجبار صاحب ۷۵۔

(سوال نمبر ۷۵، میر عبدالجبار نے طبع شدہ پوچھا جس کا جواب طبع شدہ دیا گیا۔)

75. ***Mr. Abdul Jabbar :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to allow setting up Radio and T.V. stations in the private sector and if so the details thereof ?

Mian Abdul Sattar Laleka : There is no such proposal under consideration of the Government.

Mir Abdul Jabbar : The honourable Minister has said that no such proposal is under consideration of the government.

میں سمجھتا ہوں کہ یہ تجویز قابل عمل ہے اگر اس پر سروے کیا جائے اور کوئی اعداد و شمار اکٹھے کئے جائیں۔ دوسرے ممالک میں بھی یہ چیز ہے تو کیا ہم بھی اس میں آگے جا رہے ہیں، پیش رفت کر رہے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس پر کام کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

Mr. Abdul Sattar Lalika : Sir, we will look into it.

جناب چیئرمین : جی عالم علی لالیکا صاحب۔

جناب عالم علی لالیکا : کیا وزیر اطلاعات و نشریات بیان فرمائیں گے کہ Radio Station اور T.V.Stateion کے قائم کرنے پر تو بہت غور و خوص کی ضرورت ہے، تو کیا یہ Commercial Channel دینے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔

جناب عبدالستار لالیکا : نہیں جناب۔

جناب چیئرمین : نہیں۔

میاں عبدالستار لالیکا : نہیں سر۔

<u>جناب چیئرمین</u> : نہیں جی۔ اگلا سوال نمبر ۷۶۔

76. *Mir Abdul Jabbar : Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that upon introduction of dish antenna in the country the number of the viewers/listeners of Pakistan TV/Radio has been decreased, if so, the steps taken by the Government to improve the programmes of PTV/Radio ?

Mian Abdul Sattar Laleka : *Pakistan Television Corporation.*-It is not a fact that viewership of PTV programmes has decreased as a result of introduction of dish antenna in the country. Instead, the viewership has increased to the extent of about 9% as revealed from the data pertaining to the surveys of programmes conducted through PTV's field from the data pertaining to the surveys of programmes conducted through PTV's field force in the programmes quarter April--June, 1992, in comparison with the quarter for October--December 1991.

Pakistan Broadcasting Corporation.-No.

<u>جناب چیئرمین</u> : کوئی ضمنی سوال؟

<u>میر عبدالجبار</u>: جناب انہوں نے فرمایا ہے کہ Dish antenia جو لوگوں نے ملک میں لگائے ہیں اس کی وجہ سے TV، ریڈیو کے پروگراموں پر کوئی اثر نہیں پڑا بلکہ دیکھنے والوں کی تعداد نو فیصد بڑھ گئی ہے اور انہوں نے مزید لکھا ہے کہ انہوں نے Survey بھی فرمایا ہے تو کیا ہمیں اس Survey کے کچھ points مل جائیں تو بہتر نہیں ہوگا؟

<u>میاں عبدالستار لالیکا</u> : Sir، ایک سیدھی سی بات ہے کہ جیسے جیسے Rural areas میں بجلی جا رہی ہے ویسے ہی وہاں viewership بڑھ رہی ہے۔ یہ جو ہم نے viewership کے بڑھنے کا ذکر کیا ہے جہاں بھی دیہی علاقوں میں بجلی جاتی ہے وہاں ڈش انٹینا نہیں لگتے وہاں PTV کو ہی view کیا جاتا ہے because of the language problam

<u>جناب چیئرمین</u> : جی جناب سعید قادر صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : کیاوزیر موصوف فرمائیں گے کہ PTV کی پچھلے سال جو کمرشل sources سے جو آمدن تھی وہ کم نہیں ہوئی ہے؟

جناب چیئر مین : جی لالیکا صاحب۔

Mian Abdul Sattar Lalika : Sir, I think I would require a fresh notice for that because this is a specific information for which he is asking.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جی میں اس کو question کرتا ہوں اس کے لیے fresh notice کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ ایسی کا براہ راست تعلق ہے viewrship سے اگر گاؤں میں ship ......، increase ہو گئی ہے تو اس میں مجھے شک نہیں ہے۔ اگر ایک گاؤں ۵ ہزار کا ہے تو اس میں پانچ یا دس ٹیلی ویژن سیٹ لگے ہوں گے۔ لیکن ایک شہر ہے جہاں لاکھوں آدمی دیکھتے ہیں کروڑ ہا دیکھتے ہیں وہاں پہ یقیناً کم ہوئی ہے اور اس کی کمی کی وجہ جب بھی Commercial advertising جو ہے وہ ان سے لے لی گئی ہے کیونکہ اس کی responce ان کو کم مل رہی ہے تو وزیر موصوف یہ کیسے فرماتے ہیں اس کا اس سے تعلق نہیں ہے؟

جناب چیئر مین : جی جناب وزیر صاحب۔

Mian Abdul Sattar Lalika : Sir, he has asked for figures.

جناب چیئر مین : یہ کہتے ہیں کہ میرے پاس اعداد و شمار نہیں ہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : میں نے موٹی بات پوچھی ہے اندازہ دیجیئے کم ہوئی ہے یا نہیں؟ ہاں یا نہ میں بتا دیجیئے۔

میاں عبدالستار لالیکا : جناب میں نہیں چاہتا کہ کل کو general صاحب ایک Previlege motion بھی لے آئیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ میرے پاس information ہے کہ ان کی آمدن viewership کی وجہ سے کم ہوئی ہے۔ تو یقیناً minister کو معلوم ہونا چاہیئے میں بالکل اس کی یقین دہانی

کراتا ہوں کہ Previlgege Motion نہیں لاؤں گا صرف یہ بتا دیں کہ viewership کم ہوئی ہے یا نہیں ہوئی؟

جناب چیئرمین : کیوں جی کیا آپ بتا سکتے ہیں! کوئی information ہے؟

میاں عبدالستار لالیکا : نہیں سر Sir میرے پاس اطلاع نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : ان کے پاس اطلاع نہیں ہے جی اگلا سوال نمبر ۷۷۔

(طبع شدہ سوال دریافت کیا گیا اور طبع شدہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔)

77. ***Hafiz Hussain Ahmad :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the number of persons appointed in Radio and TV during 1990-91 on regular, ad hoc or daily wages basis with province-wise break-up ?

Mian Abdul Sattar Laleka : Information is being collected.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال؟

حافظ حسین احمد: جناب اس ضمن میں بتایا گیا ہے کہ ۲۳۰ افراد کی بھرتی کی گئی ہے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس میں باقاعدہ regular ملازمتوں میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ہے؟

میاں عبدالستار لالیکا : سر اس میں Sir, 18 persons were appointed in the Pakistan Broadcasting Corporation جن میں سے ہم نے کچھ regular رکھے تھے اور کچھ ہم نے daily wages کے اوپر رکھے تھے......

جناب چیئرمین : آپ کا سوال کیا تھا؟

حافظ حسین احمد : سوال یہ تھا کہ جو regular افراد ہیں ان کی تعداد کیا ہے؟

میاں عبدالستار لالیکا : Sir، گروپ seven کے اندر ایک contract کے اوپر، group six میں نو regular بنیادوں پر رکھے ہیں group پانچ میں تین رکھے ہیں ایک کنٹریکٹ پہ اور دو ریگولر بنیادوں پر اور گروپ فور میں 62 10 are on contract and are 72 on regular basis.

In Group-III all are on regular basis numbering 27 in all.

In Group-II The total number is 53. 11 are on contract and 42 are on regular

In Group-IA, all 12 are on regular basis.

In Group-I, all 52 are on regular basis. اور ایک کو daily wages پر رکھا گیا ہے۔

حافظ حسین احمد : جناب جہاں تک ہماری معلومات ہیں اس ایوان کی ۹۱ سے ۱۹۹۰ء تک متواتر اور مسلسل ملازمتوں پر پابندی رہی ہے تو جب پابندی تھی تو پھر کس بنیاد پر انہوں نے regular بنیادوں پر ملازم رکھے ہیں؟

Mian Abdul Sattar Lalika : Sir, when you talk of yours 1990-91 it means from July 1990 to June 30, 1991. تو یہ پابندی لاگو ہوئی تھی جی November ۱۹۹۰ء میں یہ نومبر ۱۹۹۰ء سے پہلے رکھے گئے تھے۔

Syed Abdullah Shah : Will the honourable Minister state that 32 persons are from Sindh. So what is the ratio of Rural to Urban ?

میاں عبدالستار لالیکا : سر! اس میں Urban سندھ سے انیس رکھے گئے تھے، اور rural سندھ سے ۱۳ رکھے گئے ہیں

Syed Abdullah Shah : Is it not in contravention of the quotas fixed under the Constitution ?

جناب چیئرمین : ویسے آئین میں کوئی quota نہیں ہے۔

سید عبداللہ شاہ : Sir، کوٹہ ہے۔

Mr. Chairman : But it is not fixed under the Constitution. وہ rules کے تحت fix ہوتا ہے۔

Syed Abdullah Shah : Sir, quota fixation has been given the Constitutional cover.

جناب چیئرمین : ہاں cover ہے۔

Syed Abdullah Shah : Sir, this is in contravention of the Rural Urban quota.

میاں عبدالستار لالیکا: Sir، ویسے ہم کوشش یہ کرتے ہیں کہ کوٹہ کو abide کریں اور اگر اس میں کوئی ابہام ہے تو شاہ صاحب کچھ اپنی طرف بھی نظر کریں یہ میں نومبر ۹۰ء کی بات کر رہا ہوں۔

سید عبداللہ شاہ : نہیں نہیں وہ ٹھیک ہے۔ whoever has done it whether our Government did it or your Government. You please tell us is it not a breach of the guarantee given to us ? And who has done it ? You please expose the name.

میاں عبدالستار لالیکا : Sir، ہم نے اس میں کوئی quota violation نہیں کی ہے۔

Syed Abdullah Shah : And Sir, he should tell us as to who violated ? Who has done it ?

جناب چیئرمین : ہاں جی کیا بتا سکتے ہیں۔ لیکن وہ تو کہتے ہیں کہ violation ہوئی ہی نہیں تو کیسے بتا سکتے ہیں؟

سید عبداللہ شاہ : سر! ہوئی تو ہے ظاہر ہے؟

میاں عبدالستار لالیکا : Sir، کہاں سے ظاہر ہے؟ مجھے بتادیں۔

جناب چیئرمین : نہیں رورل اور اربن کا، جو ratio ہوتا ہے سندھ میں، وہ جو quota fix کیا گیا ہے کیا یہ اس کے مطابق ہے؟

میاں عبدالستار لالیکا : Sir، بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ ایک backlog ہوتا ہے کہ specific qualification کے لئے rural سے آدمی موجود نہیں ہے اب urban سے بھی نہیں تو backlog کو بیلنس کرنے کے لئے ایک دو تقرریاں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس کو violate نہ کریں۔

جناب چیئرمین : جی جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : سر! یہ list آئی ہے اس میں ماشاءاللہ بلوچستان کی کافی تعداد ہے میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں لیکن ایک درخواست کرتا ہوں اگر ان کی فہرست مل جائے

کیونکہ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ پہلی مرتبہ بلوچستان کے آٹھ یا دس لوگ نظر آئے ہیں، لیکن ایک list کی درخواست ہے۔

میاں عبدالستار لالیکا : Sir میں list provide کردوں گا۔

جناب چیئرمین : جی last ضمنی سوال کے لئے کیونکہ وقت ختم ہو گیا ہے، ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان: محترم وزیر صاحب یہ فرمائیں کہ موجودہ وقت میں ان کے پاس جو آسامیاں ہیں آیا ان پر بھرتی کی گئی ہے یا اس وقت بھی ban موجود ہے؟

جناب چیئرمین : کیا ban موجود ہے یا نہیں ہے؟

جناب عبدالستار لالیکا : جناب جو نئی policy آئی ہے اس کے تحت بھرتی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ اشتیاق اظہر صاحب سوال پوچھ لیں ویسے وقت ختم ہو چکا ہے۔

سید اشتیاق اظہر : جناب میرا سوال یہ ہے کہ 60 : 40 ratio جو ہے سندھ میں ہے کیا یہ Constitution میں provided ہے؟

جناب چیئرمین : یہ تو legal opinion آپ مانگ رہے ہیں۔

(interruption)

جناب چیئرمین : دو سوال رہتے ہیں پھر اور دس منٹ لگ جائیں گے۔ اور اس میں جواب بھی نہیں آیا ہوا۔ کہتے ہیں Information is being collected. اچھا جناب بہر حال اسے اگلی دفعہ takeup کریں گے۔

78. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the time given to the leaders and members of IJI and other parties in the current affairs programmes on Radio and T.V. since 1st January 1992, till todate ?

Mian Abdul Sattar Laleka: Information is being collected.

79. ***Mr. Sohrab Khan Khosa:** Will the Minister for Interior be pleased to state the number of persons appointed in FIA from December, 1990 to July, 1992, with grade-wise break-up, indicating also the criterion adopted for these recruitments ?

Ch. Shujat Hussain: Information is being called from all the offices and will take some time to finalise. As soon as information is available it will be placed before the House.

UNSTARRED QUESTION AND ANSWER

1. **Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) the total number of rooms in the holiday homes, Murree, under the administrative control of the Staff Welfare Organisation; and

(b) the persons who were allotted rooms, indicating also their names, designations, departments, date of submission of application and the date of allotments in each case during the months of May to July, 1992?

Ch. Amir Hussain : (a) There are 20 rooms/suites in the Holiday homes, Murree consisting of :-

(i)	Category-A (for Federal Govt. employees in BPS-20 and above).	3 Suites
(ii)	Category-B (for Federal Govt. employees in BPS 16-19).	13 Rooms
(iii)	Category-C (for Federal Govt. employees in BPS 1-15).	4 Rooms
	Total :	20

(b) Statement showing the names, designation, department, date of submission of application and date of allotment in each case during the months of May to July, 1992 is at Annex-A.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : رخصت کی درخواستیں۔ مخدوم سید حامد رضا گیلانی صاحب ۱۵، ۱۶ اور ۲۱ کو حالیہ مکمل اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب غلام دستگیر صاحب اور جناب انور سیف اللہ خان صاحب اس وقت اسلام آباد سے باہر ہیں۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ وہ حاضر نہیں ہو سکیں گے۔ اب تحریک التواء ہے۔

جناب سر تاج عزیز : جناب چیئرمین صاحب پرسوں یہاں telephone پر excise duty کے بارے میں بات ہوئی تھی تو اس پر کچھ وضاحت کی ضرورت ہے اگر آپ اجازت دیں۔

جناب چیئرمین : جی فرمایئے۔

(interruption)

Mr. Chairman : But how can I prevent him : he is a member of the House. he wants to make a personal explanation.

Syed Abdullah Shah : Then Sir, you kindly take up our Privilege Motion and discuss it.

Mr. Chairman : I will but I cannot prevent him from making a personal explanation.

Syed Abdullah Shah : he can give a personal explanation then....

Mr. Chairman : No. but how can I prevent him ? He is a member of the House. اگر یہ ہو کہ تحریک استحقاق کسی اور کے بارے میں ہو جو پیش نہیں ہو سکتا تو اور بات ہے۔ He is a member of the House. He wants to make a personal explanation.

Syed Abdullah Shah : Sir, he could have given an explanation at that time.

Mr. Chairman : But he (Mr. Sartaj Aziz) was not here at that time.

Syed Abdullah Shah : Sir, I request you to please take our Privilege Motion first.

Mr. Chairman : No. I cannot stop a member of this House from making a statement which he says, it is his personal explanation نہ میں آپ کو نہ ان کو، کسی کو بھی نہیں روک سکتا۔ جی جناب فرمائیے۔

جناب سرتاج عزیز: جناب Chairman پرسوں جو ایک اخباری بیان پر یہ تاثر لیا گیا کہ شاید میں نے جو بات کی تھی وہ یہ تھی کہ انہوں نے مبینہ طور پر یہاں کی قرارداد کو مسترد کر دیا۔ یہ تاثر صحیح نہیں تھا۔ اور اس سلسلے میں سب سے پہلے تو یہ وضاحت کروں کہ National Assembly میں بھی اور Senate میں بھی جو resolution pass ہوتا ہے اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ متعلقہ وزارت کو جاتا ہے اور وزارت کی سفارشات کے ساتھ وہ highest forum یعنی کابینہ میں پیش ہوتا ہے۔ اور اس پر پھر فیصلہ ہوتا ہے کہ کیا عمل لینا ہے اور جو فیصلہ ہو وہ پھر ایوان میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ تو اس لیے یہ تاثر کہ میں خدانخواستہ یا میرے پاس یہ اختیار ہے کہ میں کچھ ایسی بات کروں گا کہ فوراً ہی مسترد کر دوں گا، یہ صحیح نہیں ہے۔ جو اخباروں میں بیان آیا ہے وہ بھی اگر آپ دیکھیں تو نوائے وقت میں تھا کہ مختلف شہروں کے درمیان phone call excise duty پر نظر ثانی کی ہدایت۔ یعنی

وہ جو میں نے یہاں بیان دیا تھا کہ وہ فاصلے کے مطابق ہے۔ لیکن جنگ میں تھا کہ telephone call پر excise duty واپس نہیں لیں گے۔ اور خبر میں پڑھیں تو یہ بات نہیں ہو۔ یہ صرف سرخی میں ہے۔ اسی طرح نیشن میں بھی ہے۔ وہ بھی اسی نوعیت کا ہے۔

چاروں پانچوں اخباروں میں جس طریقے سے میرا بیان آیا ہے وہ صحیح رپورٹ نہیں ہوئی۔ اس میں press conference کسی اور موضوع پر تھی اور اس کے آخر میں جب مجھ سے پوچھا گیا کہ اس پر آپ کا کیا reaction ہے۔ یہ quote ہوا ہے کہ جب resolution آئے گا تو اس پر طریقہ کار کے مطابق غور کر کے Attonrey General کو consantt کر کے اس وقت فیصلہ کیا جائے گا۔ تو اس پر ایک corespoindent نے اسی وقت پوچھا Is there any proposal to withraw the duty? I cannot say yes, to that proposal because I cannot day 'yes'. تو میں نے کہا 'No' اور اسے انہوں نے سرخی بنا دیا۔ اس لئے میں معزز ایوان کے ممبران سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایوان کا میرے دل میں احترام ہے اور جو اس کا role ہے وہ صرف بیان کی بات نہیں ہے جو ممبران یہاں پر چھ سال سے یا سات سال سے ممبر ہیں انہوں نے اس بارے میں، جو کچھ میں نے role ادا کیا ہے وہ ان پر واضح ہوگا۔ یہ Special Committee report On the Rules of Procedure and Conduct of Business. کی تھی۔ میں اس committee کا چیئرمین تھا۔ یہ نومبر ۸۵ء میں کی گئی تھی۔ اور اس میں Senate کا جو role ہے اور جو مقام ہے as the voice of Federation as a permanent body special representation, etc. وہ ہے اور اس میں جو اہم چیز ہے وہ یہ ہے کہ ۸۵ء کے بعد جو equal legislatiure powers ہاؤس کو ملے apart from 1973 اس کے لئے Standing committee کے بغیر وہ رول نہیں perform ہو سکتا تو ہم نے Standing Committees کا بالکل نیا نظام تجویز کیا جس پر اب خدا کے فضل سے بڑے اچھے طریقے سے عمل ہو رہا ہے اس کے بعد جب 89-88 میں سینیٹ کے وجود پر ہوا تھا۔ میں اس

committee کا Chairman تھا جس نے اسے defend کیا تھا۔ تو میرے خیال میں ممبران کو یہ گمان بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ میں کسی طریقے سے کوئی ایسی بات کروں گا جس سے کہ Senate کے ایوان کے وقار یا اس کو role میں کوئی کمی ہو۔ باقی جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے وہ انشاءاللہ قواعد کے مطابق، جیسے آئے گا، بڑی سنجیدگی سے غور ہوگا بلکہ یہاں پر اس resolution کے پاس کرنے میں جن خیالات کا اظہار ہوا اس کی Summary بھی ہم کابینہ میں بھیجیں گے کیونکہ یہ واقعی ایک عوامی نوعیت کا مسئلہ ہے اور اس کے بارے میں کابینہ کے سامنے پورے حقائق ہونے چاہئیں کہ اس میں کیا مشکلات ہیں۔ ایک وضاحت میں ضرور کروں گا جو میرے notice میں آئی ہے۔ ممکن ہے بعض ضلعوں میں جو arrears تھے ان پر excise duty غلطی سے کٹ گئی ہو جو کہ نہیں لگنی چاہیئے تھی۔ ہم نے اس کے لیے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ اسی لیے جو پہلا bill آیا اس میں لوگوں کو زیادہ رقم نظر آئی تھی۔ وہ ہم نے .P.T.C کو ہدایت کر دی ہے کہ اگر غلطی سے arrears پر جو پچھلے bills تھے ان پر بھی ساٹھ فیصد لگا دیا ہے جبکہ excise duty نہیں تھی تو اسے فوراً adjust کر دیا جائے اگلے بل میں تاکہ کوئی دقت نہ ہو۔ یہ وضاحت میں ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ اس دن جو اخبارات کے مطابق یہاں بات ہوئی ہے وہ ایسی تھی جو بعض جگہ صحیح report نہیں ہوئی اور اس سے یہ تاثر نکلا ہے کہ میں نے خود ہی وہ مسترد کر دیا، یہ غلط ہے۔ اور انشاءاللہ پوری طرح غور ہوگا۔

<u>جناب عالم علی لالیکا</u>: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

<u>جناب چیئرمین</u> : جی لالیکا صاحب۔ .Point of Order

<u>جناب عالم علی لالیکا</u> : جناب Chairman۔ ویسے تو مجھ میں یہ ہمت اور حوصلہ نہیں ہے کہ میں وزیر خزانہ صاحب کو on floor of the House دیئے ہوئے بیان کو چیلنج کروں...........

جناب چیئرمین : آپ اپنی explanation دیجیئے۔ یہ مناسب نہیں کہ آپ اس پر debate شروع کر دیں۔

جناب عالم علی لالیکا : میں explanation دیتا ہوں جناب والا! جس دن ہم نے Excise Duty کی قرارداد متفقہ طور پر pass کی تھی اس دن جناب وزیر خزانہ صاحب اپنی seat سے اٹھ کر میرے سامنے سے گزرے تھے اور ان گناہگار کانوں نے خود سنا ہے کہ اگر میں excise duty واپس لیتا ہوں تو میں یہ اتنے crore روپے کہاں سے لاؤں گا؟

جناب چیئرمین : وہ ایک مسئلہ ہے۔ وہ اپنی جگہ ہے۔ اس سے کیا تعلق ہے۔

جناب عالم علی لالیکا : جب ان کے خیالات اس Senate میں یہ ہیں تو باہر ہم سے ہمدردانہ رویہ کیسے ہو سکتا؟

جناب چیئرمین : بہر حال .This is no personal explanation نیکسٹ۔ جی آپ کا بھی Personal Explanation ہے۔

جناب شہزاد گل : جناب والا! یہ وضاحت فرمائیں کہ بحثیت Senator محترم وزیر داخلہ اس ایوان کے وقار کو برقرار رکھیں۔

(interruption)

جناب چیئرمین : کیا آپ ان سے سوال پوچھ رہے ہیں؟

جناب شہزاد گل: میں آپ کی وساطت سے سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : .Sorry. I will not allow this سوال، وقفہ سوالات میں ہی ہوتے ہیں۔ .Next Adjournment Motion

چوہدری شجاعت حسین : جناب ایک pending adjournment motion ہے۔

جناب چیئرمین : جی ابھی کرتا ہوں لیکن پہلے ان کا کوئی Point of Order ہے۔

Mr. Khalil-ur-Rehman : The point of order sir is also a submission to this august House that sometime ago, in fact in the

last session the Senate had not only unanimously and very magnanimously and approved the formation. If a human rights committee. Now nothing seems to be coming forth either from the Senate office or anything else if there is a problem. sir I will request this house to authorize you to from this committee so that we can function how because the heat is on.

جناب چیئرمین : پھر اس طرح کر لیں کہ آج کے بزنس کے بعد If you so agree you can authorize if you like آپ آپس میں فیصلہ کر لیں یا agree کر لیں۔

Mr. Khalil-ur-Rehman : We can authorize you right now to make it and then you put it up. Do I suppose it should be done.

Syed Muhammad Fazal Agha : I support his suggestion and we authorize you to support his motion.

Mr. Khalil-ur-Rehman : We unanimously authorize you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین : جی، ٹھیک ہے۔جی جناب۔

جناب عبدالرحیم خان : جناب والا opposition کی تمام پارٹیاں.........

جناب چیئرمین : میں کیسے کروں؟ دیکھیئے وہ لالیکا صاحب کہتے ہیں کہ اگر مجھے authorize کریں گے تو اختیار دوں گا ورنہ نہیں دوں گا۔آپ کہتے ہیں کہ ساری opposition.

(interruption)

میر عبدالجبار : جناب والا! Opposition, Tresury Benches نہیں ہے۔ آپ کی نگاہ میں سب سینیٹرز ہیں۔ لہٰذا آپ سے انصاف کی توقع ہے اور آپ صحیح کریں گے۔

جناب چیئرمین : اگر آپ مجھے authorization دیں گے تو میں جو سمجھ میں آئے گا، عقل میں آئے گا وہ کروں گا۔اس میں ساری پارٹیوں کو representation دینا شاید ممکن نہ ہو۔

جناب عبدالرحیم خان : جناب والا! Senate کے structure کو دیکھنا ہوگا۔ ملک کی رائے عامہ کو دیکھنا ہوگا۔

جناب چیئرمین : مجھے یہ بتائیں نا۔ مثلاً میں سیدھی بات کرتا ہوں۔ ایوان کے ۸۷ ممبر ہیں اور بارہ Member Committtee کے ہیں۔ تو roughly formula میں یہ لگا سکتا ہوں کہ ہر سات member کا ایک آدمی آجائے۔

Mr. Chairman : So, you authorize me to constitute the human rights Committee.

Mr. Abdur Rahim Mandokhel : Sir, with conditions.

Mr. Chairman : No conditions. I will only accept the authority without any condition.

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! یہ دستاویزات میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک تحریک الثوا کے بارے میں ہیں جس میں کہا گیا تھا کہ جماعت اسلامی کے جو لوگ پشاور سے کابل جارہے تھے۔

جناب چیئرمین : اس پر ہدایات جو حکومت کو ملی ہیں یا آپ نے دی ہیں یہ وہ ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین: جی ہاں۔

جناب چیئرمین : وہ مجھے دے دیں۔

(وہ کاغذات Chairman صاحب کو دے دیئے گئے)

قاضی حسین احمد : اس پر آپ نے فیصلہ بھی کرنا ہے۔

جناب چیئرمین : جی وہ میں کروں گا۔

قاضی حسین احمد : اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بیان میں بڑے تضادات تھے ایک آدمی کو انہوں نے Head of the delegation بنا کر وہاں بھیج دیا اور دوسرے لوگوں کو روک لیا......

جناب چیئرمین : آپ یہ ہدایات دیکھ لیں اور پھر مجھے واپس کر دیں۔ طارق چوہدری صاحب تحریک التواء نمبر 8

ADJOURNMENT MOTION *RE* : THE STATEMENT OF FOREIGN MINISTER

جناب محمد طارق چوہدری : شکریہ جناب Chairman، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ روزنامہ The Muslim کی اشاعت ۱۹ جولائی کے مطابق Secretary امور خارجہ مسٹر شہریار نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران کہا ہے کہ پاکستان ایٹمی عدم پھیلاؤ، NPT کے سمجھوتے پر مشروط طور پر دستخط کرنے کو تیار ہے۔ پاکستان کا ایٹمی پروگرام اپنی قومی ضروریات کے پیش نظر شروع کیا گیا ہے Secretary خارجہ کے اس بیان کے بعد ملک بھر میں عوام کی طرف سے شکوک و شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے اس مسئلے کو فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanjoo : Yes, it is being opposed.

جناب محمد طارق چوہدری : جناب Chairman، پاکستان کا ایٹمی پروگرام جب سے بھی شروع ہوا......

جناب محمد صدیق خان کانجو : Point of Order، جناب والا خارجہ Policy پر بحث رہی ہے اس میں کیا Nuclear کے بارے میں یہ محترم Senator تفصیلاً اظہار خیال کر سکیں گے؟ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں جو اس تحریک التواء کے متعلق ہے؟

جناب چیئرمین : کیا اسی تحریک التواء کے متعلق ہے؟

جناب محمد صدیق خان کانجو : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : اس کے جو واقعات ہیں کیا آپ ان کو deny کریں گے ؟

جناب محمد صدیق کانجو : جناب والا! میں عرض کر رہا ہوں تاکہ clarification ہو جائے اس کے بعد اگر وہ چاہیں گے تو خارجہ پالیسی پر بحث کے دوران اظہار خیال فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین : پہلے یہ طے کرلیں کہ وہ admissibility پر کیا کہتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب اگر وہ agree کریں تو......

جناب محمد طارق چوہدری : اصل میں بالعموم ایسا نہیں ہوتا ہے۔ مختصر بیان آجاتا ہے۔

جناب چیئرمین : Short statement دے دیں لیکن admissibility پر دیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : بہر حال اگر وہ بے تاب ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں اس موضوع کو وہاں بھی لے کر آسکتا ہوں۔

جناب چیئرمین : کانجو صاحب آپ بتادیں اس پر آپ کا کیا نقطہ نظر ہے؟

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanjo : Sir, the comments by the Foreign Secretary during his visit to Germany are entirely in line with the Pakistan's policy on the nuclear issue. I want to make it very clear, Sir. Since 1974 when India exploded a nuclear device, Pakistan has constantly maintained that the two countries should work together for creating an equitable and non-discriminatory nuclear non-proliferation regime in South Asia. Over the years we have advanced a number of proposals for achieving these objectives of which Sir, you personally and this august House is very well aware. One of our major proposals in this regard was made in 1979 when we called for some simultaneous adherence by India and Pakistan to non-proliferation treaty. The Foreign Secretary's statement in Bonn merely reiterates our consistent position which is that Pakistan would be willing to sign the NPT simultaneously with India. So in view of this Sir, I would request the honourable Senator not to press because this is incorrect.

Mr. Chairman : So, this statement about conditionality is not correct.

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanjoo : Yes, Sir.

جناب محمد طارق چوہدری : جناب Chairman یہی وہ issue ہے اس کی وجہ سے میں نے adjournment motion دیا ہے اور انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ ہماری policy کے مطابق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے Adjournment Motion دیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ صرف یہ Policy صحیح نہیں ہے بلکہ یہ ہماری Policy بھی نہیں ہے۔ یہ بھارت کی Policy ہے کہ وہ N.P.T. پر دستخط نہیں کرے گا۔ ہماری Policy اس کے ساتھ link ہو گئی ہے یہ تو ہماری کوئی original policy نہ ہوئی۔ یہ reaction ہے۔ پالیسی یہ ہے کہ میں NPT پر دستخط نہیں کرتا۔ اب India اور پاکستان کی ضرورتیں بھی الگ الگ ہیں اور پاکستان اور India دو الگ الگ ممالک ہیں۔ ہماری Nuclear کی ضرورت بھارت سے مختلف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے کیوں کہ یہ policy نہیں ہے، یہ تو ردعمل ہے۔

جناب چیئرمین : دیکھیں! جس طرح انہوں نے فرمایا کہ خارجہ پالیسی پر بحث ہو رہی ہے اس پر آپ تفصیل سے بات کریں گے لیکن وہ یہ بات کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کی policy یہ ہے کہ ہم NPT simultaneously with India sign کرنے کو تیار ہیں اور یہ stand آج سے نہیں ۱۹۷۹ء سے ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے یہ جو کہا گیا ہے کہ conditionally ہے تو اس کا مطلب یہ لیا جا سکتا ہے کہ ہم sign کرنے کو تیار ہیں on some condition بعد میں India کر دے sign۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ غلط ہے This is what I understand.

جناب محمد طارق چوہدری : بہرحال میں خارجہ Policy کی بحث پر اس پر بات کروں گا کیونکہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔

Since you are denying the statement and you are reiterating the government position that.....

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanjo : And the Senator would have a choice because Sir, recent occurrence. نہیں ہے۔ ۱۹۷۹ء کی Policy ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں بنیادی طور پر یہ جو بیان ہے، We sign it conditionally

جناب محمد صدیق خان کانجو : وہ تو میں نے عرض کیا ہے کہ غلط ہے۔

Mr.Chairman : So, the statement has been denied as incorrect and therefore, this is disposed off.

جناب محمد طارق چوہدری : انکار نہیں کر رہے۔

جناب چیئرمین : نہیں، نہیں، deny کر رہے ہیں کہ یہ جو کہا گیا ہے ہم conditionally سائن کریں گے India کو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا ہے۔ Simultaneously not conditionally یعنی اگر انڈیا sign کرے گا تو ہم اس پر کریں گے۔

جناب محمد طارق چوہدری : یہ ہماری شرط ہے۔ مشروط اور کیا ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین : وہ غلط آگیا ہے یعنی اس سے یہ تاثر لیا جاسکتا ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری : Statement سے انہوں نے انکار نہیں کیا۔

جناب چیئرمین : بہر حال جب خارجہ Policy پر بحث ہو گی تو یہ بات آپ اس وقت پھر کر سکتے ہیں۔ اگلی تحریک التواء 23 ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

Dr. Muhammad Rehan : A news has appeared in the daily 'Jang' Rawalpindi dated 14th July, 1992 that an ASI of Police Station I-9, Islamabad severely manhandled and tortured a resident

of I-8, Mr. Syed Kazim Rizvi. He was also illegally detained in the Police Station for five hours. Such an incident of police hooliganism has created panic and harassment in the minds of general public.

I request that the normal proceedings of the House be adjourned and this matter concerning public importance be taken up for discussion.

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Chaudhry Shujat Hussain : Yes Sir.

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا؟ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے خاص کر ایک آدمی کو جیسا کہ اخبار میں رپورٹ آئی ہے بلاوجہ Police کے ایک افسر نے اس کو پکڑ کر مارا پیٹا اور ۵ گھنٹے اس کو حوالات میں بھی رکھا ہے اس سے لوگوں میں بڑا خوف وہراس پھیلا ہوا ہے اور مزید پھیلنے کا خطرہ ہے چونکہ یہ حالیہ واقعہ ہے اور اسلام آباد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جو کہ وفاقی حکومت کے زیر control ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے معاملات جب دارالخلافہ میں ہوں تو ان کا اس ایوان میں ضرور notice لینا چاہیئے تاکہ ان کا تدارک ہو سکے۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! یہ اخبار کی خبر کے اوپر انحصار کیا گیا ہے اگر Senator صاحب کی کوئی ذاتی معلومات ہیں تو وہ فرمادیں پھر اس کے اوپر پھر کوئی بات کی جاسکتی ہے لیکن چونکہ انہوں نے اخبار کے اوپر base کیا ہے تو اس میں جو تفصیلات سامنے آئی ہیں جو ہماری Police نے ہمیں مہیا کی ہیں ان کے تحت ۱۱ July کو امام بارگاہ G-10 میں محرم کے سلسلے میں پولیس ڈیوٹی دے رہی تھی اس محرم ڈیوٹی کی وجہ سے I-10، I-9 اور G-10 کے سیکٹروں کی ناکہ بندی کی گئی تھی۔ I-10 کی ناکہ بندی پر مامور ایک Suzuki Car کو روکنے کا اشارہ کیا جس پر سریا لدا ہوا تھا تو Driver نے گاڑی نہیں روکی اس پر سپاہی نے اس کا پیچھا کیا گاڑی کو روکا گیا مگر ڈرائیور سریا وغیرہ کی جو رسید تھی وہ پیش نہ

کر سکا۔ اس دوران پر SDP اور علاقہ Magisterate بھی پہنچ گئے تو اس صاحب کو تھانے میں لے جایا گیا وہاں پر اس دوران ابرار رضوی اور ایک خاتون اخباری reporter وہاں پر پہنچے تو انہوں نے سفارش بھی کی اور یہ یقین دہانی بھی کہ اسے رکنا چاہیئے تھا اور اگر آئندہ اس طرح کا کوئی واقعہ ہوا تو یہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے گا۔" تو ان کے کہنے پر ہی اس آدمی کو چھوڑ دیا گیا اور کسی قسم کی بد سلوکی نہ تو reporter کے ساتھ کی گئی اور نہ ابرار رضوی صاحب جن کے بارے میں لکھا گیا ہے، ان کے ساتھ بھی نہیں کی گئی تو میں معزز Senator سے گزارش کروں گا کہ اس پر زور نہ دیں اصل حقائق انہیں بتا دیے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ کا بھی بیان یہی ہے۔

سید عبداللہ شاہ : میرا بیان یہ ہے۔ But a similar incident has taken place on 18th of August.

جناب چیئرمین : وہ بیان علیحدہ دے دیں۔

Syed Abdullah Shah : Sir, I will just draw the attention of the Minister that there is a Sindh graduates Association in Welfare Association. They have held camps in Islamabad to collect some donations for the affectees of Floods in Sindh. One such Camp was at Aabpara Chowk and a boy, a student of Matric was sitting in that camp. The police came and picked him up. then the boy was beaten and kept in the thana of Aabpara for 5 hours and after that he was released. Sir, this creates a very bad impression. The boy was doing a social service and there was no allegation against him. So, the honourable Minister may kindly check up that such incidents should not take place.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔

Dr. Rehan Sahib : Do you press it in the light of the state-statent of Muhammad Dr. Rehan No Sir. آپ نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں اس قسم کے واقعات اگر ہو رہے ہیں تو کوئی check ہونا چاہیئے۔

Disposed off as not pressed.

ADJOURNMENT MOTION RE : THE CONSTRUCTION OF DAM ON THE RIVER RAVI

قاضی حسین احمد : میں تحریک کرتا ہوں روزنامہ پاکستان مورخہ 19th July,1992 کی اطلاع کے مطابق کہ ہندوستان نے دریائے راوی کا پانی آئندہ سال سے مکمل طور پر پاکستان کے لیے بند کرنے کے انتظامات کر لیے ہیں۔ اس سلسلہ میں دریائے راوی پر تھیں کے مقام پر dam کی تعمیر کا کام جاری ہے جہاں 30 lac hecter foot پانی جمع کیا جا سکے گا جس کے بعد اس دریا پر ہندوستان کا مکمل control ہو جائے گا یہ ایک انتہائی اہم اور تشویشناک معاملہ ہے اس لیے Senate کی معمول کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed.

کون اس کو oppose کریں گے یہ تو Water and Power سے متعلق ہے۔ اس کو فی الحال defer کر دیں۔ Minister صاحب ذرا آ جائیں۔ ویسے treaty کے تحت راوی کا کیا statis ہے؟

قاضی حسین احمد : جناب treaty کے تحت راوی کا پانی ہندوستان کا ہے اسی لیے Indus کا پانی چناب میں، چناب کا جہلم میں اور جہلم کا چناب میں ہے یہ link canal کے ذریعے پانی کا flow برابر کرنے کا منصوبہ تھا لیکن یہ دریائے راوی کا پانی انہوں نے پورے طریقے سے استعمال نہیں کیا تھا اور ہماری نہیں اس پانی کی محتاج ہوتی ہیں خاص طور پر flood season میں اضافی پانی آتا ہے اور ہمارے barages اور نہروں کو اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے یہ اہم ہے کہ treaty کے تحت دریائے جہلم پر پاکستان کا مکمل control کنٹرول ہونا چاہیئے اس کا سارا پانی پاکستان کے لیے ہے۔ دریائے جہلم پر بھی وہ Trlbul Navigation Project اور وولر barage بنا رہے ہیں اور یہاں اب تک جو پانی آ رہا تھا وہ یک دم بند ہو جائے گا تو بہت بڑی Problem پیدا ہو جائے گی اور پاکستان کی حکومت اور محکمے نے اس کا متبادل انتظام نہیں کیا اس طرح کی situation پیدا ہو گی کہ

جس کو meet کرنا ضروری ہے اور اس میں India اور پاکستان کی بات چیت بھی ضروری ہے۔

جناب چیئرمین : چلیں Minister صاحب آئیں گے تو اس کو take up کر لیں گے۔

No. 36 and 63. Ishtiaq Azhar Sahib and Qazi Hussain Ahmed on the reported incidents of power breakdown in Karachi.

حافظ حسین احمد : میں گزارش کروں گا کہ جی پڑھ بھی دیں۔ آپ ایک اگر زحمت کر لیں کسی آدمی کی duty لگا دیں جو Adjournment Motion آجائے تو وہ اس ایوان میں جا کر اس Minister صاحب کے کان میں کہے کیونکہ ان کی بھی مجبوری ہے اگر وہ تمام کے تمام Minister یہاں تشریف لاتے تو وہاں quorum ٹوٹ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : اشتیاق اظہر صاحب کا No. 39 لے لیں۔

حافظ حسین احمد : میرا بھی ہے لیکن اب Minister یہاں پر نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : چلیں تھوڑی دیر دیکھ لیتے ہیں ویسے بھی 5 minutes رہ گئے ہیں۔

حافظ حسین احمد : ۵ منٹ نہیں۔ ابھی ۱۵ منٹ رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : Fifiteen minutes تو نہیں ہیں۔ ۱۱.۴۰ پر ہم نے Adjournment Motion شروع کیا تھا۔ اشتیاق اظہر صاحب آپ کا 39 ہے یہ لے لیتے ہیں۔

Syed Ishtiaq Azhar : Right Sir.

حافظ حسین احمد : میں پڑھ دیتا ہوں۔

(iii) *Re* : THE BREAKDOWN OF ELECTRICITY IN KARACHI

جناب چیئرمین : کون سا جی؟

حافظ حسین احمد : یہ کراچی والا۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ فوری طور پر اس قومی مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۲ جولائی کے مطابق عروس البلاد کراچی میں WAPDA کی جانب سے شہریوں کے لیے ایک بہت بڑے Breakdown کا تحفظ دیا گیا اور پورا شہر تاریکی میں ڈوب گیا۔ رات ساڑھے آٹھ بجے شدید گرمی میں جزوی طور پر روزانہ بجلی کی آنکھ مچولی ایک معمول بن چکا ہے لیکن پورے کراچی میں اس طرح کے واقعہ سے WAPDA کی کارکردگی کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے اس لیے اس قیمتی مسئلہ پر جاری کارروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین : آپ پڑھ بھی دیں۔ کیا آپ اس کو support کرتے ہیں؟

سید اشتیاق اظہر : میں اس کو support کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : ویسے کراچی میں ایسے واقعات کی واقعی اطلاعات آ رہی ہیں۔ Minister صاحب آتے ہیں تو پھر بحث کریں گے۔ اب اگلا پڑھ دیں۔ No. 39.

سید اشتیاق اظہر : میں ایوان بالا کی توجہ اخبار "جنگ" راولپنڈی مورخہ 24th July, 1992 کی خبر کے اس تراشے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کے مطابق سندھ میں پکڑے گئے بڑے ملزم پنجاب کی جیلوں میں منتقل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے انصاف کے تقاضے ختم ہو کر رہ جائیں گے اگر ایسا ہوا تو اس میں اندیشہ ہے کہ ان لوگوں پر جن پر الزامات لگا کر لایا جائے گا انہیں انصاف نہیں مل پائے گا۔ یہ ایک انتہائی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اور میں اس معزز ایوان سے درخواست کروں گا کہ معمول کی کارروائی کو روک کر اس مسئلے کو بحث کے لیے فوری طور پر منظور کیا جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Ch. Shujaat Hussain : Opposed.

Mr. Chairman : Opposed. Explain, please.

(iv) RE : THE TRANSFER OF ARRESTED CRIMINALS FROM SINDH TO PUNJAB JAILS

سید اشتیاق اظہر: سر! جنگ راولپنڈی میں خبر چھپی تھی کہ سندھ میں پکڑے گئے بڑے ملزم پنجاب کی جیلوں میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بظاہر یہ ایک administrative مسئلہ ہے لیکن یہ کبھی ایسا نہیں ہوا ہے کہ پنجاب کے ملزموں کو پکڑ کر سندھ میں لے جایا جائے اور بلوچستان کے ملزموں کو پکڑ کر پنجاب لایا جائے۔ ہمیشہ یہ ہوتا رہا ہے جہاں کے ملزم ہوتے ہیں انہیں وہیں کی جیلوں میں رکھا جاتا ہے۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے میں پوچھنا چاہوں گا کہ اس غیر معمولی صورتحال کی وجہ کیا ہے کیونکہ یہ معمول کی کارروائی کے مطابق نہیں ہے؟ کیا سندھ میں جیلیں نہیں ہیں؟ کیا سندھ میں جیلیں محفوظ نہیں ہیں؟ کیا سندھ میں ملزموں کے لیے گنجائش نہیں ہے؟ کیوں ایسا کیا گیا جو کہ آج تک نہیں ہوا ہے؟ ۴۵ سال کی پاکستان کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک صوبے کے ملزم پکڑ کر دوسرے صوبے میں لے جائے گئے ہوں اور یہ صرف سندھ کے ساتھ امتیازی برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ برتاؤ نہیں ہونا چاہیئے۔ سندھ میں بھی جیلیں موجود ہیں۔ سندھ میں بھی ملزموں کو رکھنے کے لیے انتظامات موجود ہیں۔ سندھ میں بھی ۱۴۷ کے تحت آج کل کارروائی ہو رہی ہے۔ وہاں فوج بھی سرگرم عمل ہے۔ ان تمام احتیاطی تدابیر کے باوجود یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جو معمول سے ہٹ کر کیا گیا ہے۔ اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں وزیر داخلہ کو وضاحت کرنا چاہیئے کہ ایسا غیر معمولی فیصلہ کیوں کیا گیا اور یہ ۴۵ سال میں پہلی مرتبہ ایسی روایت کیوں ڈالی گئی۔ اس بنا پر صوبوں کے تعلقات بھی خراب ہو سکتے ہیں۔ افہام و تفہیم کی فضا بھی متاثر ہو سکتی ہے اور انصاف کے تقاضے بھی پورے نہیں ہوتے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ وزیر داخلہ۔

<u>چوہدری شجاعت حسین</u> : جناب والا! یہ کہا گیا ہے کہ اس سے انصاف کے تقاضے پورے ہوتے یا نہیں ہوتے۔ میرا خیال ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جو بھی عمل کیا گیا ہے وہ انصاف کے مطابق اور قانون کے مطابق کیا گیا ہے۔ ہمارا کام صرف ان کو یہاں پر لانا تھا۔ یہ جو عمل کیا گیا ہے وزارت انصاف کے فیصلے کے مطابق کیا گیا ہے۔ اور ۱۴ افراد کی وہاں خصوصی عدالت میں سماعت ہونا تھی ان کو راولپنڈی میں منتقل کیا گیا ہے یہ قانون کے مطابق کیا گیا ہے اور Law Ministry کے فیصلے کے مطابق کیا گیا ہے۔

<u>جناب چیئرمین</u> : کیا صرف ۱۴ آدمی ہیں؟

<u>چوہدری شجاعت حسین</u> : جی ہاں ۱۵ آدمی ہیں۔

<u>جناب چیئرمین</u> : اشتیاق اظہر صاحب، وہ کہہ رہے ہیں کہ صرف ۱۴ آدمی ہیں اور ان کا جو بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزارت قانون کے مشورے سے کیا گیا ہے۔

(interruption)

<u>جناب چیئرمین</u> : Please دیکھیں اس طرح Adjournment Motion پر debate شروع ہو جائے۔

<u>سید اقبال حیدر</u>: اس district سے منتقل نہیں کیے جا سکتے۔

<u>جناب چیئرمین</u> : اس طرح آپ کہیں گے پھر کوئی اور مشورہ دے گا۔

<u>سید اقبال حیدر</u> : میں صرف قانون کی بات کر رہا ہوں۔ Under Trial کو نہیں لے جا سکتے۔

<u>چوہدری شجاعت حسین</u> : جناب والا! یہ بتائیں کہ کہاں under trial تھے یہ صرف اخبار کی بات کر رہے ہیں۔

<u>چوہدری شجاعت حسین</u> : جناب والا! یہ بتاؤں کہ وہ چودہ آدمی کہاں under trial ہیں؟

سید اشتیاق اظہر: جناب والا! ایک ضلع کے قیدی دوسرے ضلع میں نہیں جا سکتے تو پھر ایک صوبے کے قیدی کیسے دوسرے صوبے میں جا سکتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ کام یہ قانون کے مطابق ہوا ہے۔

سید اقبال حیدر: یہ صحیح قانونی نکتہ اٹھایا ہے۔

جناب چیئرمین: جس طرح اقبال حیدر صاحب فرما رہے ہیں اگر یہ صحیح ہے تو اس کی رٹ بھی ہو سکتی ہے، وہ عدالت میں بھی جا سکتے ہیں۔ اگر یہ اقدام حکومت کا غلط ہے تو پھر یہاں پر بھی آپ High Court میں جا سکتے ہیں اور وہاں پر بھی جا سکتے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا...... معاف کیجیئے گا میں یہ گزارش پہلے کرنا چاہتا تھا لیکن کر نہیں سکا کہ اسی سلسلے میں ان میں سے ایک ملزم نے سندھ High Court میں challenge کیا ہوا ہے۔ اس کی تاریخ 23rd August پڑی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: اس نے اسی چیز کو چیلنج کیا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: جی، اسی چیز کو ان میں سے ایک ملزم نے Challenge کیا ہے۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر: جناب والا! میں ایک قانونی نکتہ بتانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: قانونی نکتہ یہی ہے کہ ان میں سے ایک High Court میں لایا گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! تحریک التواء اسی بابت ہے کہ ایک مسئلہ کی طرف حکومت کی توجہ دلائی جائے جو ملک میں غلط policy ہے اس کو رد کیا

جائے اور اس پر بحث کی جائے۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! جیسے میں نے گزارش کی ہے کہ یہ case ویسے بھی عدالت میں چل رہا ہے اس لئے بھی اس پر مزید بحث نہیں ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین : ان کو یہاں کس مقصد کے لیے Shift کیا گیا ہے؟ کیا کوئی trial ہے؟

چوہدری شجاعت حسین : اب تو یہ case سندھ High Court میں pending ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس پر مزید بحث نہ کی جائے تو زیادہ مناسب ہو گا۔

جناب چیئرمین : ویسے information چاہیئے کہ ان کو کس مقصد کے لئے لایا گیا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین : جی trial کے لئے لایا گیا ہے وہاں پر ان پر مقدمہ Speedy Trial میں ہونا تھا اور یہاں پر بھی اسی عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : بہر حال High Court جو فیصلہ کرے گی وہی قابل قبول ہو گا۔

چوہدری شجاعت حسین : جی جو فیصلہ عدالت کرے گی وہی قبول ہو گا۔

سید اشتیاق اظہر : جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پنجاب سے بھی کبھی ملزم دوسرے صوبوں میں بھیجے گئے ہیں یا نہیں۔ یا صرف اس کیس میں ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : یہ تو آپ سوال پوچھ رہے ہیں...... تو سوال تو آپ "وقفہ سوالات" میں ہی پوچھ سکتے ہیں۔

جناب بوستان علی ہوتی : چوہدری ظہور الٰہی صاحب کو پاکستان کے چاروں صوبوں میں بھیجا گیا تھا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : .Point of Order پھر جناب والا! اس کے بارے میں سارے میں رد عمل ہوا تھا کیونکہ وہ بات بھی غلط تھی۔

جناب چیئرمین : بہر حال سیاسی بات اور ہے اور قانونی بات اور ہے۔ چونکہ یہ معاملہ High Court میں ہے لہذا میرا خیال ہے کہ اس پر بحث کرنا مناسب نہیں ہو گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : کیا High Court میں تمام قیدیوں کی بات ہو گی؟

جناب چیئرمین : جو قانونی نکتہ انہوں نے سندھ High Court کے بارے میں اٹھایا ہے، وہ تو سب پر apply کرے گا۔ اگر ملزم نے اس قدم کو challenge کیا ہے مجھے غلط طور پر سندھ سے پنجاب کی کسی جیل میں لے گئے ہیں تو اس پر جو فیصلہ ہو گا وہ تو سب پر apply کرے گا۔

سید اشتیاق اظہر : ٹھیک ہے جی، صحیح بات ہے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی، اب تو وقت پورا ہو گیا ہے۔

اب ہم آگے چلتے ہیں۔ میرا خیال ہے (جناب محمد صدیق کانجو) آپ کا Resolution لے لیں اگر اس پر اتفاق ہو چکا ہے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جی، اتفاق رائے سے ایک متفقہ قرارداد بنائی ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کے بیان سے پہلے میں ایک message پڑھ دوں جو کہ ہمیں National Assembly سے موصول ہوا ہے۔

In pursuance of rule 132 of the Rule of Procedure and Conduct or Business in the National Assembly 1992, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Antiquities (Amendment) Bill, 1992 on 10th August August, 1992 without amendment. A copy of the Bill is transmitted herewith.

Yes Mr. Muhammad Siddique Kanjo.

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب والا! اس میں جو شاہ صاحب کی amendment ہے وہ تو بالکل صحیح ہے۔ میں نے حافظ حسین احمد صاحب سے عرض کیا تھا کہ ان کی جو

امنڈ منٹ ہے وہ اس حد تک .... This house resolves that the. Security Council should allow use of force to redress the sufferings of the Muslims of Bosnia پھر full stop آ جائے گا۔ as was the case with Iraq to vacate Kuwait یہ ہوا delete ہو جائے گا، کیونکہ resoltion میں عموماً مثالیں نہیں دیا کرتے اور اس کی جگہ کے اوپر جو Part-III ہے Part (iii) or the original resolution.

جناب چیئرمین : تو پھر ٹھیک ہے، میں اس Resolution کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : اجازت ہو تو میں اس پر خود عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : اب اس پر کیا بحث کرنی ہے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! یہ قرار داد ہے اس قرار داد کے حوالے سے ہمیں کچھ موقع ملنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین : آپ کو کتنا موقع چاہیئے؟ کتنے منٹ ٹائم چاہیئے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ فیصلہ آپ کریں۔،

ایک معزز رکن : مجھے بھی وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین : اس طرح سارے وقت مانگیں گے تو پھر تو اور کوئی کام نہیں ہو سکے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : آپ اس پر کوئی فیصلہ کریں اور پھر اس کے بعد ہمیں نہ روکیں۔ جتنا ٹائم آپ دیں گے اس میں اپنی بات ختم کریں گے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : میں محترم Senator صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جو Resolution آئی تھی، اس میں آپ کی جو ترامیم آئی تھیں، وہ میرا خیال ہے کہ اتفاق رائے سے ساری اس میں آ گئی ہیں Foreign Ploicy پر بحث کا تفصیلی موقع ابھی آگے آرہا ہے۔ اس موقع پر قابل احترام سینیٹر صاحبان تفصیل سے بات کرلیں۔

جناب چیئرمین : یہ مناسب تجویز ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! کیا اس میں ایک نشاندہی کروں؟

جناب چیئرمین : جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! اس کے جو contents ہیں، ان کے حوالے سے تو میں مطمئن ہوں لیکن جس طرح اس میں کہا گیا ہے مثلاً because the Security Council has already adopted the resolution regarding delivery of humanitarian relief اس کی جگہ کے اوپر حافظ صاحب کا ذکر آ جائے گا اور انہوں نے جو deletion propose کی ہے، وہ آ جائے گی، اس کے بعد میرا خیال ہے کہ یہ متفقہ بن جائے گا۔

جناب چیئرمین : (سید عبداللہ شاہ) تو کیا آپ کو اس سے اتفاق ہے؟

Syed Abdullah Shah : Sir, this included my amendment also.

جناب چیئرمین : اور تو کوئی amendment نہیں ہے ایک عبداللہ شاہ کی ہے اور حافظ حسین احمد صاحب کی ہے اور دوسری قاضی حسین احمد صاحب کی ہے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جی وہ دوسری اس میں آ گئی ہیں۔ call for an urgent Security Council action to allow use of force for ensuring delivery humanitarian relief.

جناب محمد صدیق خان کانجو : یہ delete ہو گیا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں میرا مقصد یہ نہیں۔ خیر ہم کوئی اور لے لیتے ہیں۔

Impresses upon the International community to take a concerted action against Serbia.

or

Supports all initiatives taken by these Organization of the Islamic Countries in support of their Muslim brethren in Bosnia-Herzegovina.

Reiterated its call for military action under Article 42.

میں جناب والا! اتنا عرض کروں گا کہ یہ جو الفاظ ہم قرارداد میں استعمال کر رہے ہیں یعنی یونائیٹڈ نیشن کی کال، اور Security Council کو، اور OIC کو، تو میں صرف یہ عرض کروں گا جو الفاظ ہیں اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں لیکن کیا یہ اس spirt کے مطابق ہوں گے؟ مثلاً انہی الفاظ کے تحت اقوام متحدہ نے مداخلت کی ہے، جارحیت کی ہے انہی الفاظ کے تحت ہم مسلمان جو ہیں، امداد کر رہے ہیں افغانستان کی، لیکن افغانستان میں سعودی empire اور persia کے empire کے لئے کام ہوا اور آج بھی ہو رہا ہے، کیا ان چیزوں کی وجہ سے یہ لوگ ناجائز فائدہ اٹھائیں گے کہ وہ Bosina میں بھی وہی حالات پیدا کریں؟

جناب چیئرمین : آپ کا کہنا یہ ہے کہ الفاظ نکال دیے جائیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں، نہیں، جناب والا! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کو cover نہ بنایا جائے ان حرکات کے لئے جو افغانستان میں کی گئیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے cover نہیں بنایا جائے گا۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! cover بنایا گیا ہے۔ U.N. Security Councl نے ان کے تحت عراق پر ایسا حملہ کیا۔ American imperialist کے مفاد کے لئے، اقوام متحدہ کو استعمال کیا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس قرارداد کے تحت امریکہ، روس فرانس اور سعودی برطانیہ کے لیے کوئی راستہ نہ ہموار کیا جائے۔

The America will put this restruction. All those in favour of the resolution, moved by Mr. Muhammad Siddique Khan Kanjo

Minister of State for Foreign Affairs regarding the affairs of Bosnia-Herzegovina, may say "yes".

Mr. Muhammad Siddique Kanjo: As amended Sir.

Mr. Chairman: Sorry. Resolution as amended all these in favour may say "yes".

Voices : Yes.

Mr. Chairman: All those against may say "no".

(No voice of "noes").

(The resolution was adopted).

Mr. Chairman: The Resolution is passed with the amendments unanimously.

سید فصیح اقبال : یہ تو آپ نے بتایا ہی نہیں کہ پیش کس نے کی تھی؟

جناب چیئرمین : آپ نے پیش کی تھی۔

سید فصیح اقبال : یہ بتائیں کہ پیش کس نے کی تھی، کمال ہے، چیئرمین صاحب یہ کیا خوب ہے۔ میں وزیر خارجہ صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : آپ کی بات صحیح ہے۔ دونوں کا نام دے دیتے ہیں۔ Resolution moved by Mr. Fasih Iqbal and the Minister of State for foreign affairs. بالکل صحیح بات ہے کیونکہ ابتدا ان سے ہوئی تھی۔

Now we will take up the point of order of Mr. Muhammad Tariq Chaudhry.

Mr. Muhammad Siddique Kanjo: Sir, how I will more for the discussion of the foreign policy of Pakistan.

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ Point of Order ابھی چل رہا ہے۔ ابھی سوا بارہ بجے ہیں۔

سید عباس شاہ : ان کو پیش کر لینے دیں۔ بعد میں بحث کر لیں گے۔

Mr. Muhammad Siddique Kanjo´ : I have to move a Short Statement after that. اگر آپ اجازت دے دیں تو move کر دوں؟

جناب چیئرمین : طارق صاحب، کیا آپ کو منظور ہے؟

(مداخلت)

Mr. Chairman : Is that acceptable?

جناب محمد طارق چوہدری : یہ بعد میں بھی دے سکتے ہیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب محمد صدیق کانجو : پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ foreign policy کو زیر بحث لایا جائے اگر ہم اس کے متعلق عرض کرنا چاہ رہے ہیں تو یہ کہہ رہ ہیں کہ بعد میں اس پر بات کریں گے۔

جناب چیئرمین : طارق صاحب، ایسا کرتے ہیں کہ یہ پہلے پیش کر دیں اور اس کے بعد (جناب محمد صدیق کانجو) کیا یہ Statement چھوٹی ہے یا بڑی؟

جناب محمد صدیق کانجو: 15-20 منٹ لگیں گے۔

جناب چیئرمین : پندرہ / بیس منٹ!

جناب محمد طارق چوہدری : جناب! ایک گزارش ہے کہ کل میں نے Attorney General صاحب سے گزارش کی تھی کہ وہ بھی آ جائیں تاکہ ہم Thursday کو یہ ختم کر دیں اس کے بعد آخر میں یہ اپنی Statement دے دیں اور پھر اگلے دن سے اس پر بحث شروع ہو جائے۔

جناب چیئرمین : تو اس طرح کرتے ہیں کہ ابھی 12.20 am بجے ہیں، ایک بجے تک یہ معاملہ نمٹا لیتے ہیں اور اس کے بعد move کر دیں۔

(آوزیں...... ٹھیک ہے)

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے، O.K.۔ جی طارق چوہدری صاحب ..... We will hear you on the point of order first

جناب محمد طارق چوہدری : شکریہ جناب چیئر مین! یہاں پر یہ مسئلہ ہمارے زیر بحث ہے کہ جب Session requisition کرنے کے لیے درخواست کر دی جائے تو پھر حکومت کی طرف سے Session Summon ہو سکتا ہے۔ یہاں پر میری مراد کسی بھی Party کی فتح اور شکست کا مسئلہ نہیں ہے چونکہ یہ ایک parctical مشکل ہمارے سامنے آئی ہے اور اس کی مثالیں دنیا میں کم ہی ہوں گی کہ ایسی صورتحال پیش آئی ہو تو خاص طور پر ایسی صورتحال ہمارے ہاں پیش آگئی ہے۔ جتنی بھی دنیا کے دساتیر میں یہ چیز موجود ہے کہ ممبران کو اپنے Houses کی requisition کا اختیار دیا گیا ہے وہاں Chair کی طرف سے کوئی ruling موجود نہیں ہے۔ ہمارے ہاں یہ مشکل پیش آئی ہے اور ہمیں ایک ایسا موقع ملا ہے کہ ہم اس کی مشکل کو بھی دور کریں اور اسی پر آپ کی طرف سے ایک ایسی رولنگ بھی آجائے جو ہمیشہ کے لئے اس مسئلے کو حل بھی کر دے دنیا کے سامنے، دوسرے جمہوری ملکوں کے سامنے ایسی مثال بھی موجود ہو کہ ایسی مشکلات ان کو پیش آئیں تو وہ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اب کچھ تو بڑی سادہ سی باتیں ہیں۔ جن کا جواب اس دن ہمارے فاضل Attorney General نے دیا اور اقبال حیدر صاحب نے بھی اس پہ بہت سی باتیں کیں۔ لیکن ہمیں ایک چیز کو دوسرے پہ منطبق کر کے بعض اوقات دیکھنا پڑتا ہے۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ صدر کا ہاؤس سمن کرنے کا جو اختیار ہے، وہ ان کا صوابدیدی اختیار نہیں ہے۔ وہ اپنی مرضی سے House کو Summon نہیں کرتے۔ یہ حکومت کا اختیار ہے جو through President exercise ہوتا ہے۔ یعنی حکومت جو کہے گی صدر، حکومت کے کہنے پر اس کے اوپر دستخط کر کے بھیج دیں گے۔ اچھا اب ان دونوں میں ایک بنیادی فرق بھی ہے۔ اور میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں 54(1) کی طرف "The President may, from time to time, summon either House or both Houses....." یہ یہاں آپ ذرا غور فرمائیں "The President may, from time to time summon either House....." اس میں کوئی شک نہیں ہے یہاں پر جو may کا لفظ ہے وہ بعض اوقات shall

کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں shall نہیں ہے۔ جبکہ آپ اگر 3 میں چلے جائیں تو یہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ

"On a requisition signed by not less than one-fourth of the total membership of the National Assembly/Senate, the Speaker shall summon the National Assembly to meet, at such time and place as he thinks fit, within fourteen days...."

یہاں پر وہ مجبور ہے کہ چودہ دنوں میں اس کو summon کرے۔ یہاں پر دونوں چیزوں میں ایک تو فرق ہے کہ یہاں may ہے جو shall کے معنوں میں تو آ سکتا ہے لیکن shall نہیں ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اس میں جو پہلا article ہے صدر کے لئے ہے اس میں flexibility ہے۔ اس میں لچک موجود ہے۔ مثلاً حکومت نے صدر کو ایک proposal بھیجی ہے کہ آپ ۱۲ر تاریخ کے لئے اس پر آپ sign کر دیں تو صدر صاحب ہو سکتا ہے کہ اس کو sign ہی نہ کریں اور ۱۲ر سے ۱۵ر یا ۲۰ تاریخ ہو جائے لیکن یہاں پر صدر اس کو sign کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہ ہے (2)54 جب اس کو سال میں لازمی طور پر تین سیشن کروانے ہوتے ہیں تو وہ مجبور ہوتے ہیں اور سینیٹ کے نوے دن بھی صدر کو پورے کروانے ہیں۔ صدر کے اوپر جو امر تاکیدی ہے "shall" وہ لگایا گیا ہے (2)54 ہے کہ وہ یہ کام کرنے کے لئے House کو ضرور بلائیں گے اور اگر یہ دونوں کام کرنے کے لیے ہاؤس کو نہیں بلایا جاتا تو پھر صدر کے اوپر یہ بار آتا ہے کہ یہ آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے لیکن پہلی صورت میں لچک ہے اس کو آگے پیچھے کرنے کا اس کو اختیار ہے۔ مگر یہ Article (3)54 ہے جس میں کسی طرح کی کوئی لچک یا ابہام نہیں ہے۔ اور یہ ان کے اوپر لازم ہے (1)54 امر ہے اور (3)54 امر تاکیدی ہے۔ اس میں کسی طرح کا مفر نہیں ہے۔ اور اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو آپ آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جبکہ صدر اگر (1)54 کے تحت act نہیں کرتے تو وہ آئین کی خلاف ورزی کے اس طرح مرتکب نہیں ہوتے ہیں جس طرح آپ ہوتے ہیں وہ اس وقت مرتب ہوتے ہیں جب وہ (2)54 پہ

عمل نہ کریں۔ بنیادی فرق ہے۔ اب میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ یہ کہا گیا ہے کہ جب ایک دفعہ House Summon ہو گیا تو دوسرے کا از خود merger ہو گیا۔ اس سے بھی مجھے اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ آئین میں requsition کا اختیار کیوں دیا گیا ہے اس کے اوپر ذرا تھوڑا سا غور کریں۔

جناب چیئرمین : نہیں ایک یہ بھی غور کریں کہ جو آپ نے پہلے بات کہی کہ جی صدر پہ وہ لازم ہے اسی لئے وہاں پہ biding نہیں ہیں۔ یہاں پہ آپ بلانا چاہئیں آپ بلا لیں......

جناب محمد طارق چوہدری : میں عرض کرتا ہوں پھر بعض اوقات ممبروں کا اپنا مسئلہ آتا ہے اس House کے ممبران کی اپنی ایک authority ہے اپنا ایک دل ہے مرضی ہے جو باقی تمام خواہشوں پر حاوی ہے۔ اب یہ ہے کہ ایک صورتحال ہمارے سامنے پیش آئی پچھلی حکومت کے دوران، کہ House summon کیا گیا اجلاس شروع ہوا لیکن اجلاس میں ایسی گفتگو جاری تھی کہ جب پرائم منسٹر یہاں تشریف لائیں تو وہ ان کو ناگوار گزری۔ آپ نے دیکھا کہ جو ایوان دو ہفتوں کے لئے بلایا گیا تھا وہ ۴۵ منٹ کے بعد prorogue کر دیا گیا کیونکہ یہ order اوپر سے ایک بالادست ہاتھ کے control میں ہے۔ جس وقت بالادست ہاتھ نے آپ کو کہا کہ 45 minute میں اس کو ختم کریں۔ تو چیئرمین نے مجبور ہو کر آرڈر کو پڑھا اور House ختم ہو گیا اب آپ کی اس مجبوری کو سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور House کے اس تماشے کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر ہم نے کیا کیا، کیونکہ ایوان کی توہین بھی ہوئی تھی اور ہم اپنی مرضی بھی کرنا چاہتے تھے ہم بھی کچھ چیزیں یہاں discuss کرنا چاہتے تھے لہذا ہم نے ایوان کو پھر requisition کیا۔ اس requisition کے نتیجے میں آپ نے House summon کیا۔ اور کوئی چھ ہفتوں تک یہ ایوان چلتا رہا۔ اور مختلف ایجنڈے تفصیل سے زیر بحث آئے۔ ایک تو یہ مشکل ہے کہ جب حکومت اپنی انا کا مسئلہ کسی چیز کو بنائے تو اس وقت ممبروں کو یہ اختیار ہے کہ وہ اپنی

مرضی سے ایوان کو بلائیں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ صدر پر جو یہ آرٹیکل (2)54 میں پابندی لگائی گئی امر تاکیدی اس کے لیے آیا کہ وہ تین sessions بھی ضرور کریں گے اور ۹۰ دن میں پورے کریں گے۔ اب فرض کرلیں کہ ہمارا اجلاس March 23rd شروع ہو گیا اور ۳۰ دن کے بعد ختم ہو گیا۔ اس کے بعد دو دن کا وقفہ ہوا اور اگلا Session پھر summon کرلیا گیا وہ پھر تیس دن میں ختم ہوا۔ اور اس کے بعد تین چار دن گزرے تو پھر Session طلب کرلیا گیا۔ وہ بھی تیس دن میں ختم ہوا۔ تو سوا تین مہینوں میں President نے آئین کی جو requirement اور binding ان پر تھی انہوں نے پوری کر دی۔ جب انہوں نے پوری کری تو اب پورے نو ماہ باقی ہیں۔ اس میں حکومت بھی نہیں چاہتی Session بلائے۔ آپ خود تو بلا سکتے ہی نہیں ہیں۔ یہاں پر بار بار President کا نام استعمال کیا گیا ہے کہ پریذیڈنٹ کو اختیار ہے۔ یہ پریذیڈنٹ کا اختیار directly نہیں ہے۔ یہ حکومت کا اختیار ہے۔ اور حکومت، فرض کرلیں کہ اس ایوان میں اکثریت نہیں رکھتی۔ ایک لمحے کے لیے فرض کرلیں، جیسا کہ پچھلی حکومت میں تھا۔ اور وہ حکومت فوری طور پر لایعنی باتوں پر، ان کے تین مہینے یعنی ۹۰ دن پورے کروا دیتی ہے اور اس کے بعد اگلے نو مہینے چین سے سونا چاہتی ہے۔ وہ چاہتی ہی نہیں ہے کہ یہ ایوان آئے۔ تو اس طرح کی جو مشکلات تھیں ان کے لیے یہ requisition رکھی گئی۔ اب مسئلہ یہ پیدا ہوا کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ اجلاس بلایا گیا اور requisition آ گئی۔ جب requisition آ گئی تو emergency ہے صدر صاحب کو کہ وہ اجلاس بلائیں۔ میں پھر آپ کو Article 58 کی طرف لے جاتا ہوں۔ جس میں وزیراعظم کو یہ اختیار ہے کہ وہ جب چاہیں صدر صاحب سے کہہ سکتے ہیں کہ Assembly توڑ دی جائے اور ۴۸ گھنٹوں میں اسمبلی ٹوٹ جائے گی۔ صدر کا بھی صوابدیدی اختیار ہے کہ وہ بھی دیگر دو تین شرائط کے ساتھ Assembly توڑ سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وزیراعظم نے صدر صاحب سے کہہ دیا کہ اسمبلی توڑ دی جائے تو کیا جب وزیراعظم نے کہہ دیا ہے تو صدر صاحب اپنے وہ صوابدیدی اختیار بھی exercise کر سکتے

ہیں یا نہیں۔ ایک ہے پرائم منسٹر کی advice پر۔ دوسرا ہے صدر کی صوابدید پر۔ جب Prime Minister نے advise کر دیا تو پھر صدر بھی اپنے صوابدیدی اختیار استعمال کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ۴۸ گھنٹوں تک قائم رہ سکتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دونوں اختیار بیک وقت استعمال نہیں ہو سکتے۔ اور پھر جب یہاں پر ممبرز کی مرضی سامنے آئے گی تو وہ اہم ہو گی۔ کیونکہ اس میں کوئی flexibility نہیں ہے۔ اس میں براہ راست Shall کا لفظ ہے۔ اور صدر صاحب کے اختیار میں flexibility ہے اور صدر صاحب کا اختیار براہ راست نہیں ہے۔ دوسرے یہ بات کہی گئی کہ emergency تھی۔ دیکھئے یہ طریقہ کار جو اداروں کے درمیان ہے۔ آپ اس میں ردوبدل تو کر سکتے ہیں لیکن آپ آئین کی منشاء تبدیل نہیں کر سکتے۔ اگرچہ آئین میں صدر کے summon کرنے کا اختیار پہلے آیا ہے اور عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ جب دو اختیار ایک ہی طرح ہوں تو sequence میں جو پہلے آئے گا اس کی اہمیت زیادہ ہو گی لیکن یہاں پر sequence کے باوجود دوسرے اختیار کی position زیادہ ہے کیونکہ پہلا صرف امر ہے اور دوسرا امر تاکیدی ہے۔ پہلا may ہے اسے آپ shall کے معنوں میں لے سکتے ہیں۔ دوسرا shall ہے۔ اسے آپ پیچھے کی طرف نرم نہیں کر سکتے۔ اس میں آپ بچت نہیں کر سکتے۔ تو اس طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایوان کی طرف سے اور آئین کی طرف سے جو اختیار آپ کو اور ممبروں کو دیا گیا ہے اور ان ممبروں کے حق کی وجہ سے جو فرض آپ پر لاگو کیا گیا ہے، آپ اپنے فرض سے پہلو تہی نہیں کر سکتے۔ یہاں پر یہ کہ Chairman یا Speaker نے Session summon کرنا ہے۔ فرض کر لیں کہ آپ پاکستان سے باہر ہیں یا کسی ایسی جگہ پر ہیں جہاں آپ سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ Deputy Chairman exist نہیں کرتا۔ کیونکہ ۲۵۴ کسی وجہ سے وہ ہے ہی نہیں تو پھر کیا ہو گا۔ پھر ۲۵۴ لاگو ہو جائے گا۔ یعنی جو requsition کی existence ہے، وقت گزرنے کی وجہ سے وہ ختم نہیں ہو گی۔ البتہ آپ پر جو خلاف ورزی کا الزام ہے وہ اس مجبوری کی وجہ سے آپ پر نہیں لگے گا۔ عملاً یہ ہوا ہے کہ ہم نے

آپ کو requsition دی۔ آپ 54(1) کو دیکھیں۔ اس میں یہ کوئی ذکر نہیں کہ آپ اس کا کوئی Notification کریں گے۔ جب آپ Notification کریں گے یا Order لکھوائیں گے تو وہاں سے اس پر action شروع ہوگا یا وہ عمل میں آئیگی وہ rolls میں ہے لیکن یہاں پر یہ ہے کہ جب وہ receive ہو گیا تو اس کے چودہ دن کے اندر اندر ہونا چاہیے۔ سوال یہ ہے کہ جب آپ کو یہ requisition دو گھنٹے پہلے یا فرض کریں سوا نو بجے receive ہو گیا یا گیارہ بجے receive ہو گیا تو آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ آپ کو اگر یعنی گیارہ بجے receive ہوا تو اسی دن شام کے تین بجے بھی Session بلا سکتے ہیں۔ چودہ دنوں کے اندر اندر بلا سکتے ہیں۔ آپ شام کے تین بجے بھی بلا سکتے ہیں۔ اب یہ کہنا کہ requisition تو ہو گئی ہے لیکن emergency ہو جاتی ہے۔ یہ emergency ہو جانے والی بات بالکل بے معنی ہے۔ اور اس کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے کیونکہ جو emergency ہو جاتی ہے وہ emergency آپ سے درخواست کر کے، جس طرح صدر سے درخواست کر کے یہ summaning کا Order لیا جاتا ہے اور صدر بھی پابند نہیں ہیں کہ ضرور ہی بارہ تاریخ کو یہ بلانا چاہتے ہیں تو بارہ ہی کو بلا لیں اسی طرح اتنی لچک کہ یہ صدر صاحب کو بھجیں اور صدر صاحب ان کی خواہش کے مطابق بارہ کو بلا لیں۔ آپ سے request کریں کہ requisition آگئی ہے تو آپ ہی ان کی request پر بارہ کو اجلاس طلب کر سکتے تھے۔ لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ چونکہ emergency ہو گئی تھی لہٰذا اس طرح اجلاس بلانا پڑا۔ یہ ممبران کی خواہش کو ایک حکومت کی منہ زوری کے ذریعے شکست دینے کی کوشش ہے۔ لہٰذا آئین کی یہ دفعہ منہ زوری کو قبول نہیں کرتی اور اس دفعہ کے مطابق Senate کا اجلاس چودہ دنوں کے اندر بلایا جانا ضروری ہے اور اگر یہ اجلاس ختم نہیں ہوتا اور Senate کا اجلاس آپ نہیں بلا سکتے کسی difficulty کی وجہ سے تو پھر ۲۵۴ کے ذریعے، آپ اس difficulty کو دور کریں گے۔ بصورت دیگر آئین کی خلاف ورزی کا آپ سے ارتکاب ہو جاتا۔ باقی رہ گئی یہ بات کہ جو Attorney General

صاحب نے کہی کہ آپ کا یہ ایک مسئلہ پیدا ہوا ہے اور اس کو یہ ایوان خود حل کر سکتا ہے، یہ بات درست ہے اور ہم اس کو حل کرنے کی کوشش بھی کریں گے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ایک مسئلہ پیدا ہوا ہے وہ مسئلہ آئندہ بھی پیدا ہو سکتا ہے تو پھر کیوں نہ ہم اس کے اوپر ایک واضح موقف اختیار کر لیں تاکہ آئندہ اس قسم کا مسئلہ پیش ہی نہ آئے یہی وہ سبب تھا جو میں نے Point of Order پر کہا اور یہ کہہ دینا کہ آپ صرف اجلاس summon کرنا چاہتے ہیں تو جب وہ summon ہو گیا تو آپ کی خواہش یہی ہو گی یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ جو اجلاس ہم summon کرنا چاہتے تھے اس کا مقصد اور اس کی نوعیت مختلف تھی اس کو بلانے والا مختلف تھا اور اس کو prorogue کرنے والا مختلف تھا لہٰذا دونوں ایک کیسے ہو گئے؟ جو صدر صاحب نے بلایا وہ مختلف تھا صدر صاحب نے اجلاس......

جناب چیئرمین : اگر آپ اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں کہ آپ نے فرمایا کہ اس کا مقصد اور تھا تو مقصد جو وہ کیسے اور تھا؟ اگر آپ ایک اجلاس بلاتے ہیں......

جناب محمد طارق چوہدری : جناب والا! آپ سوال بعد میں کر لیں۔ میں جواب دے دوں گا اس وقت میں اپنا موقف واضح کر لوں۔ تو جناب والا گزارش یہ ہے کہ جو اجلاس صدر صاحب نے بلایا اس کا مقصد حکومت کا کوئی agenda تھا یا کوئی مرضی تھی یا کوئی خواہش تھی اس کے مطابق انہوں نے بلایا تھا۔

جناب چیئرمین : نہیں، اس میں یہ غور کریں کہ جو اجلاس صدر بلاتے ہیں اس میں بھی یہ نہیں لکھا ہوا کہ کیا discuss ہو گا۔ وہاں پر لکھا ہے کہ President may summon اس طرح آپ مجھے جو دیتے ہیں آئین میں کچھ نہیں لکھا ہوا کہ کیا ہو گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ مجھے requisition دیں میں summon کر لوں گا۔ بعد میں کیا ہوتا ہے وہ تو business جو آپ دیں گے وہ ہو گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ جو requisition اجلاس کا business دیتے ہیں وہ کیا قانونی لحاظ سے پابند ہوں کہ اس business کو لاؤں۔ اس کے بارے میں مجھے بتائیں۔

جناب طارق محمود چوہدری : میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو اجلاس صدر صاحب نے بلایا......

جناب چیئرمین : تو یہاں پر ۲۲ چاہئیں۔

جناب خلیق الزمان : مقصد یہ ہے کہ مخصوص مسئلے Bosnia کے اوپر ہی requsition کر رہے ہیں

Makhdoom Khaliq-uz-Zaman : If this could help you I have brought this newspaper. If you go through it you can see that today there has been a reporting in this newspaper "The News". It starts from the front page-COA invited to visit India. Well that is not relevant but further on if you go inside the paper it says that Pakistan had been closely coordination with OIC Member countries to ensure effective action by the United Nationals Security Council to reverse backarian over Bosnia aggression. further it says, the spokesman said that Pakistan needed total of ninety signatures-a simple majority in the General Assembly to have a special session requisitioned

جناب چیئرمین : تو کیا یہ ۲۲ چاہیے ہیں؟

مخدوم خلیق الزمان: نہیں، مقصد کہ اس مخصوص مسئلے (Bosnia) کے اوپر ہماری requisition کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : پتہ نہیں کہ ان کے کیا rules ہیں۔ میں تو آپ کے اپنے rules کی بات کر رہا ہوں کہ آپ کے rules کے مطابق اس وقت جو وقت میرے سامنے ہے اس پر میں چاہوں گا کہ طارق صاحب اور حضرات روشنی ڈالیں......

Makhdoom Khaliq-uz-Zaman : Sir, yesterday you said if I have correctly understood, to our honourable Members that if there is any example in Parties Act or conference whatever the Acts are that we should bring it before you, so this is something which is an example before us in the United Nations where Pakistan and other OIC members have requisitioned or trying to requisition the United Nations session on a particular agenda where you have an example. I just wanted to bring to your notice. You said any example. This is

one of the examples Sir, in front of you, Thank you, Sir.

قاضی حسین احمد: اس کے بارے میں یہ ہے کہ 10% members of Company are for special session. اور ڈائریکٹرز کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ ان کی اس demand کو وہ رد کر دیں۔

جناب چیئرمین : نہیں، اختیار تو میرے پاس بھی نہیں ہے۔

قاضی حسین احمد : نہیں، اس کے ساتھ یہ ہے کہ وہ جو ان کو اپنی requsition کرنے کا لکھا ہوا purpose دیں گے اور وہ پابند ہیں کہ......

جناب چیئرمین : ۱۵۹ میں لکھا ہوا ہے کیونکہ قاضی صاحب یہاں پر یہ دقت ہے......

قاضی حسین احمد : اس میں لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں، یہاں پر یہ دقت آرہی ہے جو میں چاہتا ہوں کہ ممبران اس پر غور کریں وہ یہ ہے کہ صدر کو 54(1) کے تحت اجلاس بلانے کا اختیار ہے وہاں پر کچھ نہیں لکھا ہوا کہ وہ summon کیوں کرے گا کیسے کرے گا اس کی وجوہات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں پر لکھا ہوا ہے کہ 'President may semmon from time to time' تو وہ جب چاہیں summon کر لیتے ہیں اسی 54(3) میں جب آپ requisition دیتے ہیں اس میں لکھا ہوا ہے کہ chairman shall summon۔ آپ مجھے دے دیں۔ I shall summon ہو گیا اب اس کے بعد صدر جناب summon کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے یا Chairman جب summon کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟ تو اس میں جس طرح لالیکا صاحب نے کہا تھا بظاہر تو یہی بات ہے کہ rule جو لکھا ہوا وہ یہ ہے کہ جب آپ Session شروع کریں گے تو اس میں Private Members Day ہو گا اور باقی days پر کوئی private business discuss نہیں ہو گی Government business ہو گی اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ پہلا گھنٹہ Question hour ہو گا پھر Privilege Motion ہو گا Adjournment Motion ہو گا، یہ rules میں لکھا ہوا ہے۔ اب

طارق صاحب کی جو requsition اور استدلال یہ ہے کہ جب ہم requisition کرتے ہیں تو ہم ایک agenda دیتے ہیں اور آپ مجبور ہیں کہ اس ایجنڈے پر بات کریں بحث کروائیں اگر یہ بات مان لی جائے تو پھر اس requisition کی اہمیت کو ایک اور تناظر میں دیکھا جائے گا اب اس کے لیے یہ جو بات کر رہے ہیں کہ ہم جب agenda دیتے ہیں تو اس پر غور کرنا ہے اس میں دو مشکلات ہیں پہلی چیز تو یہ ہے کہ rules میں کچھ نہیں ہے۔ اگر کوئی مثال مل جائے جس طرح کہ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ میں ہے تو وہ دیکھ لیتے ہیں کہ وہاں پر کیا ہوتا ہے لیکن rules میں نہیں ہے۔ کوئی مثال فی الحال نظر نہیں آرہی۔ دوسری دقت یہ ہے کہ چلیں میں ان کی بات مان لیتا ہوں میں Session کی requisition کرتا ہوں اور اس میں ایک خاص agenda رکھ دیتا ہوں اب جب میں ایجنڈا رکھ دیتا ہوں تو اکثریت کہتی ہے کہ ہم یہ بات کرنے کو تیار نہیں۔ وہ مجھے ایک motion دے دیتے ہیں اور اس کو over ride کر دیتے ہیں تو پھر میں کیا کروں گا۔ اس بارے میں سوچنا پڑے گا کیونکہ یہ مشکلات ہیں۔

<u>قاضی حسین احمد</u> : میں عرض کرتا ہوں کہ برٹش پارلیمینٹ کی روایات میں ایک روایت یہ ہے کہ وہ اقلیت کو بات کرنے کا حق دیتے ہیں۔ وہ جو مواقع دیتے ہیں ان کی بہت زیادہ حفاظت کرنی چاہیئے تاکہ اقلیت کا حق نہ چھن جائے۔ ہمارے دستور کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اقلیت کو یعنی ۲۲ ممبران کو requsition session حق دیا ہے کرنے کا۔ اقلیت کو یہ حق دیا ہے کہ وہ جس بات پر بات کرنا چاہیں اس پر بات ہو جائے اور یہ حق جو ہے اس میں ہماری روایات ہونی چاہئیں اور آپ ان روایات کے محافظ ہیں۔

<u>جناب چیئرمین</u> : یہی تو میں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ یہ حق کیا ہے۔ یہ سمجھنے کی چیز ہے کہ کیا summon کرنا حق ہے۔ تو وہ حق تو آپ کا ہے اگر ۲۲ ممبر requiston دیں گے تو Session summon ہو جائے گا اگر member نہ بھی summon کریں اور اگر ان کو کوئی مجبوری نہیں ہے جس طرح وہ ۹۰ دن کی ہے اور وہ نہیں سمن کرنا چاہتے

اس کے باوجود ۲۲ ممبروں کو حق ہے کہ یہ اقلیت ہے لیکن انہیں حق ہے کہ وہ summon کر لیں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ summon کرنے کے بعد کیا ہوگا۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! اس حق کیساتھ یہ وابستہ ہے۔ Summon کرنے کے ساتھ وجوہات دیتے ہیں مقاصد دیتے ہیں اور اس میں دو خصوصیات ہیں requisitioned اجلاس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ ان مقاصد کے لیے ہے جن کے لیے وہ Summon کیا گیا ہے کیوں کہ انہوں نے وہ لکھے ہیں یعنی منطقی لحاظ سے اس کے ساتھ بات چلتی ہے کہ اگر وہ summon کرتے ہیں تو اس کے ساتھ مقصد دیں گے کہ ہم کیوں summon کر رہے ہیں اس لیے وہ اس کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ہم requisition کیوں کرتے ہیں۔ اگر requisition کرتے ہیں تو مقاصد بھی دیتے ہیں۔ Requisitioned اجلاس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ خود Chairman اس کو غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر سکتے ہیں صدر نہیں کر سکتے۔ اس لیے ان دونوں خصوصیات کی وجہ سے requisitioned اجلاس بالکل مختلف ہے اور اس اجلاس پر اس کو فوقیت حاصل نہیں ہے اور اس کی جو خصوصیات ہیں ان کی وجہ سے اگر یہ آپ ایک مثال رکھ لیں گے کہ آپ اپنے اس پروروگ کرنے کے اختیار کو چھوڑ دیں گے اور ممبران کے اس اختیار کو کہ وہ requisition کر سکتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم اگر یہ مثال قائم کر دیں تو یہ ہماری پارلیمانی تاریخ کی بڑی مثال ہو گی۔

جناب چیئرمین: پھر اس کو اس طرح بھی سوچیں کہ requisition کیا جاتا ہے۔ اب requisition جس طرح کہ اس case میں ہوا کہ مجھے ملی لیکن ان کے بعد صدر نے اس کو summon کر لیا اگر اس کو اس نظریئے سے دیکھا جائے کہ مقصد Summoning تھا تو ایوان summon ہو چکا ہے اگر اس نظریئے سے دیکھا جائے کہ نہیں summoning کے علاوہ ایک خاص agenda پر بحث ہونی ہے اور اس اجلاس میں وہ accomodate نہیں ہو سکا تو پھر وہ شکایت باقی رہے گی۔ Is there any bar on the members giving me.

Syed Iqbal Haider: I just want to emphasize one point Sir, that your emphasis on the business of the session and the summoning of the session, I hope you would agree that absurdity is never read in the Statute, that is the basis principle of interpretation. The fact that there is no business specified under Article 54(1) or under Article 54(3) does not mean that the mere summoning of the session would satisfy that.

Mr. Chairman: No, no rules are there, you take care of that.

Syed Iqbal Haider: Not only rules are there but the business is implied. Requisitioned session always states the objects and purposes for requisitioning the House.

Mr. Chairman: The rules are there for business regulation.

Syed Iqbal Haider: I am afraid that they are not tailored for the requisitioned session.

Mr. Chairman: I am also saying this that you should give me something in support of this argument.

Syed Iqbal Haider: Sir, basically many matters in all fairness, in fact good laws always provide for discretionary powers because every situation cannot be envisaged by the law makers. Now if the bonafide are there then there is no dispute about that but if the good faith is lacking then Sir, one can always misuse and abuse the procedure.

Mr. Chairman: You were saying that they cannot again give the requisition, then what is bar on that ?

Syed Iqbal Haider: Because the first requisition's requirements have not been completed as very rightly pointed out by Tariq Chaudhry.

Mr. Chairman: Let me take this, let us assume.

کہ پورے نہیں ہوئے۔ تو اس میں بار کیا ہے کہ members کو دوبارہ نہ دیں۔

Syed Iqbal Haider: Sir, there is no bar but there is no requirement that since this session is continuing. Of course, we can

have five more requisitions but we are not obliged to repeat the requisition.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے آپ پہلے کہہ رہے ہیں کہ bar ہے۔ requirement تو members خود assess کریں گے۔جی مندو خیل صاحب۔

جناب چیئرمین : جناب مندو خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب چیئرمین اس مسئلے میں کافی قانونی پہلوؤں پر بحث ہوئی ہے......

جناب چیئرمین : طارق صاحب آپ نے بھی ختم نہیں کیا۔ میرے خیال میں پہلے طارق صاحب کو سن لیں پھر آپ کو آرام سے سن لیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا! کل سے طارق صاحب شروع ہیں اور ہم Point of Order پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ سب کو باقاعدہ موقع دیں گے تاکہ آپ تفصیل سے بات کر سکیں۔ آج ختم نہیں ہوگا تو کل پھر لے لیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل : ہمارے خیال میں طارق صاحب نے اپنا پورا main بیان دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین : پورا بیان نہیں دیا۔ ابھی کچھ باتیں ہیں۔ میرا خیال ہے طارق صاحب اپنا بیان مکمل کر لیں پھر آپ کو باری دے دیں گے پھر اور شاہ صاحب بولنا چاہیں گے۔اقبال احمد خان ہیں۔ لالیکا صاحب ہیں۔ جبار صاحب بھی ہیں سب کو موقع ملے گا۔جی طارق صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: میں نے تھوڑی سی بات کرنی ہے گزارش یہ ہے کہ کئی ایک سوال اس میں اٹھے ہیں مثلاً ایجنڈے کی بات ہے اور دوسرا سوال اب یہ ہے کہ ۲۲ ممبران کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایک مخصوص ایجنڈے پر اپنا اجلاس بلا سکتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ عرض کر لینا کہ requestion کرنے والے ضرور ہی اقلیت میں ہوں گے یہ بھی

درست نہیں ہے لیکن ایوان کے اندر اکثریت کی رائے کا احترام اوریا اکثریت کی رائے کے حکم بن جانے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی ہے۔ اگر صدر صاحب نے اگر اجلاس summon کیا ہے کیونکہ حکومت کا ایک مخصوص agenda ہے مگر یہاں پر ایوان کی اکثریت ہر روز کہتی ہے کہ ہم rules suspend کرتے ہیں ہم ان کے ایجنڈے پر discussion نہیں کرتے تو ایوان کو کوئی نہیں روک سکتا۔ ایوان ایسا کر سکتا ہے اور ایوان یہ کر سکتا ہے کہ پورا سال ان کے ایجنڈے کو زیر بحث ہی نہ لائے یہ ایوان کی اکثریت کی مرضی ہے خواہ وہ صدر صاحب نے Summon کیا ہو خواہ وہ requisition ہوا ہو دونوں صورتوں میں اکثریت کی جو authority ہے اس سے نہ آپ انکار کر سکتے ہیں نہ میں انکار کر سکتا ہوں اور نہ ہی کوئی دوسرا انکار کر سکتا ہے لیکن مسئلہ صرف اتنا ہمارے زیر بحث ہے کہ جب requisition کے papers چیئرمین کو دے دیئے گئے تو کیا Chairaman پر ۱۴ دن کی پابندی ختم ہو گئی؟ اگر اس دوران صدر صاحب نے اجلاس بلالیا تو کیا ہو گا؟ میرا استدلال یہ ہے کیونکہ دونوں کا purpose مختلف ہے میں پھر یہ بات دہراوں گا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ purpose پورا نہ ہو اور house اس بات کو زیر بحث نہ لانا چاہیئے لیکن دونوں اجلاسوں کے بلانے کے لئے initiae کرنے والا مختلف ہے ایک طرف initiate کرنے والی حکومت ہے بلانے والا مختلف ہے اس کو prorogue کرنے والا مختلف ہے اور اس حکم میں جو پہلا حکم صدر کا ہے وہ لچک دار ہے۔ اس میں اس کے لئے وقت موجود ہے اس میں ضروری نہیں ہے کہ ۱۴ کی بجائے وہ ۱۳ دن نہیں کر سکتا۔ ۱۴ دن اگر تاریخ کر دیتا ہے تو اس پر آئین کی خلاف ورزی کا ارتکاب نہیں ہوتا لیکن آپ اگر بغیر کسی آئینی مجبوری کے اگر ۱۴ دن کیا ندر اجلاس نہیں بلاتے تو آپ کے اوپر آئین کی خلاف ورزی کا الزام لگتا ہے اور پھر جب ممبروں نے requisition کی ہے تو وہ requisition initiate کرنے والے mem-bers ہیں بلانے والا Chairman ہے اور prorogue کرنے والا بھی Chairman ہے۔ دونوں کے مقاصد الگ الگ ہیں۔ ضروری نہیں ہے وہ مقصد پورا ہو کہ اکثریت نہیں چاہتی

تو اکثریت کی رائے کے احترام کو یا اس کی writ کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس آئینی اختیار کو جو ۲۲ ممبروں کا ہے اس کے تحت وہ چیئرمین سے جب چاہیں اجلاس طلبی کروا سکتے ہیں اور اسے ۱۴ دن کے اندر بلانا پڑے گا اس اختیار کو ہم صدر کے Summoning کے اختیار کے سامنے surrender کیسے کر دیں؟ وہ اختیار صدر صاحب کے اختیار کے بعد ضمنی کیسے ہو گیا؟ وہ اختیار جو آئین نے دیا ہے جو اس سے اہم ہے کہ صدر صاحب کا اختیار تو خالی امر ہے حکم ہے اور یہاں جو آپ کو حکم دیا جارہا ہے وہ امر تاکیدی ہے۔ جو صدر صاحب نے کام کرنا ہے وہ ان کے اوپر واجب ہے اور آپ کو جو Senate کے ممبران کی طرف سے کہا گیا ہے وہ آپ پر فرض ہے۔ واجب اور فرض کے درمیان جو فرق ہے اس کو آپ محسوس کریں۔ فرض کے اوپر واجب کی ترجیح کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ایک تو یہ ترجیح ہے اور اس Session کا ہونا لازمی ہے اور آپ کا یہ Session طلب کرنا ضروری ہے اور صدر صاحب کا اجلاس طلب کر کے اس کو حکومت کے ایماء پر شکست دینا مناسب نہیں ہے۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جس وقت یہ اجلاس طب کیا گیا اور آپ نے اطلاع دی کہ اجلاس کی requistion آگئی ہے تو اگر یہ اطلاع حکومت کی بجائے صدر کو دی جاتی تو بات مختلف ہوتی میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ کبھی اجلاس طلب نہ کرتے۔ کیونکہ حکومت کے سیاسی عذائم ہیں اور سیاسی مقاصد ہیں ہمارے سیاسی عزائم ہیں اور سیاسی مقاصد ہیں لہٰذا اس کا صرف یہی پہلو نہیں ہے کہ اجلاس بلانے کے سیاسی اثرات بھی ہیں اور اس کے قانونی اثرات بھی ہیں لہٰذا یہ دونوں اثرات اس میں موجود ہیں اور دونوں اثرات اپنی جگہ پر موجود رہیں گے ہاں البتہ اکثریت کی رائے کو نہیں بدلا جا سکتا وہ بھی اپنی جگہ پر موجود رہے گی۔ یہ میری گزارشات تھیں۔

جناب چیئرمین: باقی کل شروع کریں گے۔ آپ کو موقع ملے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: کل سے یہ بات ہو رہی ہے ....

جناب چیئرمین: آپ کو بھی موقع ملے گا۔ میں کب کہہ رہا ہوں کہ نہیں ملے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل :جناب تو میں ایسا سمجھتا ہوں کہ یہ بغیر کسی limit کے جاری ہے۔

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب آپ کو بھی موقع ملے گا۔

جناب چیئرمین: آپ کو بھی timeدیں گے۔ میں کب کہہ رہا ہوں کہ time نہیں ملے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل :میں مسلسل کل سے وقت لینے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ میں اس پرprotest کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب آپ کو وقت ملے گا اور جتنا چاہئیں گے اتنا ہی ملے گا۔ آپ کو کیوں یہ خدشہ ہے کہ وقت نہیں ملے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل :یہ نکتے اتنے تھے کہ ان پر repetitionہو رہی تھی۔

جناب چیئرمین :ابھی بحث مکمل نہیں ہوئی۔ میں نے کہا ہے کہ آپ کو موقع ملے گا اور جتنا جتنا چاہئیں گے اتنا ہی ملے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل :اچھا ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کو موقع ملے گا اور جتنا چاہیں گے۔ اتنا ہی ملے گا۔ جناب اقبال صاحب۔

جناب محمد اقبال خان: یہ مسئلہ دوبارہ کب Next Private Member Dayآئے گا یا اس سے پہلے آئے گا؟

جناب چیئرمین: جیسے آپ منظور فرمائیں۔

ایک معزز ممبر: سوموار کو لے لیں۔

جناب چیئرمین: چلیں سوموار کو لے لیں گے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ سارا وقت یہی مسئلہ لے لے دوسرا business بھی ہو اور ساتھ ساتھ یہ بھی چلتا رہے۔

Syed Abdullah Shah : Sir, it has come for the first time in this House and we have to come to some conclusion.

اسی لئے میں یہ چاہوں گا کہ جو بھی وقت لینا چاہتا ہے اسے دوں۔

سید عبداللہ شاہ: ہم ایسا بھی کر سکتے تھے کہ جیسے کل session نہیں تھا تو We could have sat yesterday also. کل بھی اس پر بات کر سکتے تھے۔

جناب چیئرمین: بہر حال جیسے آپ کا کہنا ہے، میں اس سے پوری طرح آگاہ ہوں اور چاہوں گا کہ جو بھی member بولنا چاہے وہ اپنی سہولت کے مطابق بولیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی،

جناب محمد طارق چوہدری: جناب والا! چھوٹی سی بات رہ گئی ہے کو مخدوم خلیق الزمان صاحب نے جس طرف توجہ دلائی ہے کہ اقوام متحدہ میں بھی requisition کا سلسلہ ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ایک تو آپ وہاں سے کچھ house کی راہنمائی کے لئے منگوا سکتے ہیں۔ دوسرے آپ ان ۵ / ۶ ممالک سے بھی جہاں پر requisition کا طریقہ کار ہے۔ وہاں سے بھی اس کی تفصیل منگوا سکتے ہیں شاید اس سے کچھ Information مل سکے۔ آپ بے شک اس مسئلہ کو موخر کر لیں لیکن maximum کوشش کی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: ویسے لائبریری سے بھی کوشش کرتے ہیں کہ ان چیزوں کے کچھ حوالے مل سکیں۔

سید عبداللہ شاہ: تین ممالک کے ایسے آئین ہیں جن میں requisition کا طریقہ ہے۔ یہ جاپان فرانس اور مغربی جرمنی ہیں۔

where there is a provision of requisition. But I could not get the commentary or the rules of their procedures.

Mr. Chairman : We will try and get them.

جناب محمد اقبال خان: جناب والا! Bar Council کے طریقہ کار میں بھی یہ provision ہے اور ہمارے Chairman یہاں موجود ہیں۔ Pakistan Bar Council

ایکٹ میں یہ دیا ہوا ہے کہ Requisition کا کیا procedure ہے اس سے کافی مواد مل جائے گا اور پھر جو chairman صاحب کے اختیارات ہیں وہ بھی وہاں پر ڈسکس ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس پر ذرا مہربانی کر کے I think it is the crucial point کہ کیا وہ جو requisition کرتا ہے وہ bound ہے to have this particular against discussed.

(interruption)

جناب چیئرمین: دیکھیں اس کے دو پہلو ہو سکتے ہیں۔ پہلا تو یہ ہے کہ یہ صرف summoning کی power ہے تو اگر یہ summoning کی power ہے تو یہ summon ہو چکا ہے اور اس میں جو آپ بات کرنا چاہیں وہ ہو سکتی ہے۔ جس طرح دوسرے session میں ہو سکتی ہے لیکن اگر اس میں پہلو نکلے کہ خالی summoning ہی نہیں ہے بلکہ اس میں ایک مخصوص مقصد ہے تو پھر یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس سیشن میں یا جو صدر summon کرتا ہے۔ وہ مقصد پورا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر مقصد پورا نہیں ہوتا تو پھر چیئرمین کو کیا کرنا چاہیئے اصل issue یہ ہیں۔ جی جناب صدیق کانجو صاحب۔

DISCUSSION ON OUR FOREIGN POLICY

Mr. Chairman: Yes, Mr. Siddique Kanjo.

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanjo: Sir, I beg to move that-

"Foreign Policy of the Government be taken into consideration."

Mr. Chairman: The motion has been moved. Would you like to make a brief statement ?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanjo: Yes, Sir. Thank you so much.

Mr. Chairman ! I would like to begin by expressing my sincere gratitude for the privilege accorded to me to open this important debate on the Foreign Policy of Pakistan. The Government whole-heartedly welcomes the decision to hold this debate as it will afford us the opportunity to demonstrate that Pakistan's Foreign Policy is entirely in tune with the aspirations of the people. I am confident that the views and opinions which will be expressed in the course of this debate will further strengthen the process of popular participation in the formulation of our Foreign Policy. We shall indeed, benefit from the enlightened guidance and wise counsel of the Honourable members in pursuing with greater vigour and confidence country's national interests in the international arena.

Mr. Chairman ! Foreign Policy is an evolving process requiring constant adoption to the changing realities. The recent years have been characterised by profound changes on the global scene. We have witnessed end of the cold-wars as the mighty USSR has disintegrated. A triumphant group of nations is trying to reshape the world according to its own vision. In this context a heavy responsibility rests with the policy-makers to tread carefully, think seriously and move cautiously in the pursuit of their objectives. It is therefore, my earnest hope that the message which emanates from this chamber would forcefully underscore our joint resolve to uphold the national interests, no matter how high the cost. The Government feels confident that it can count on the full support of this House, regardless of party affiliations in the pursuit of this goal.

Mr. Chairman ! The first and foremost objective of our Foreign Policy is to safeguard Pakistan's security and territorial integrity. Our policy is also geared to the promotion of Pakistan's economic commercial interests with a view to accelerating economic development of the country. Promotion of the welfare of the Pakistani nationals abroad is another important objective to which we are fully committed.

In the pursuit of these objectives we are guided by the following principles :

(a) Adherence to the principles of the UN Charter and the recognized norms of interstate conduct particularly the principles of

sovereign equality, non-interference, peaceful settlement of disputes and exercise of the right to self-determination.

(b) Promotion of peace and security at global as well as regional levels.

(c) Development of relations with all countries particularly with the Islamic World.

The promotion of peace and security at global and regional levels is a pre-requisite for achieving the objective of rapid economic development which is by far the most important task for a developing country like Pakistan. Consequently the Foreign Office is paying special attention to the promotion of our commercial interests and enhancement of foreign investment in the country. Our missions abroad have been instructed to accord high priority to these objectives. This policy is geared towards the achievement of self-reliance which is the central piece of the Government's economic programme.

Mr. Chairman ! Our Foreign Policy draws its strength from the cultural and spiritual values of our people and the principles of our ideology. It therefore, endeavours to specially develop close relations with all Islamic countries and to strengthen the solidarity of the Ummah. We feel that increased cooperation among Islamic countries would not only promote their welfare and progress but would also contribute to strengthening international peace and stability.

Mr. Chairman ! Allow me now to briefly explain how these principles and precepts have found expression in the conduct of our foreign relations.

True to the traditions of our faith, we have consistently, sought peaceful cooperative and good neighbourly relations with the countries of our region. Our policy towards India is predicated on the same principle. We have made earnest efforts to pursue our bilateral relations in a framework of goodwill and mutual confidence. However, the resolution of the core issue of Jammu and Kashmir is an essential pre-requisite for the improvement of relations between the two countries. Pakistan continues to maintain

its principled positions that the dispute should be settled peacefully in accordance with the relevant United Nations Security Council. Resolutions and in the spirit of the Simla Agreement.

Pakistan has formally proposed bilateral dialogue with India on the Kashmir issue under Article 6 of the Simla Agreement which stipulates that the two sides should discuss its final settlement. The proposal was conveyed in a letter from the Prime Minister of Pakistan to the Prime Minister of Indian and delivered to Mr. Rao by the Foreign Secretary on August 18, 1992 we hope to receive a positive reply from India.

Mr. Chairman, it must be clearly understood that the United Nations Security Council Resolutions and the Simla Agreement are not mutually exclusive. The Simla Agreement provides a means to negotiate and resolve the Kashmir dispute, whereas the Security Council Resolutions whose validity is unquestionable, provides the framework for its settlement. The massive uprising against the Indian rule in the Occupied Kashmir and entirely indigenous. Its root cause lies in India's refusal for more than four decades to let the Kashmir's decide through plebiscite under the U.N. auspices whether they wish to accede to Pakistan or to India. Indian forces.....

Mr. Chairman, as a result of these efforts, the Islamic Summit Conference held at Dakar in adopted a strong resolution condemning the violations of the human rights of the Kashmiri people. The resolution upheld the right of the Kashmiri people to self-determination and called for a peaceful settlement of the Kashmir dispute, in accordance with the selevard UN Resolutions that we agreed upon in the Simla Agreement. This was the first time that the Islamic Conference had adopted a resolution on the final communique adopted at the extraordinary session held in Istanbul in June to examine the situation in Bosnia-Herzegovina expressed concern at the alarming increase in the indiscriminate use of force and gross violations of human rights of the Kashmiri people. We reiterated in the summit, call for a speedy settlement. The ECO Summit at Tehran upheld the Kashmiris right of Self-determination.

Mr. Chairman Pakistan continues to follow a consistent policy of having tension-free and good neighbourly relations with India on the basis of sovereign equality, non-interference and peaceful settlement of all outstanding disputes in pursuance of this policy. Prime Minister Muhammad Nawaz Sharif has so far held four meeting with Prime Minister Narisma Rao. The Prime Minister of Pakistan has on all these occasions stressed due urgency of the commencement of a meaningful dialogue for resolving all outstanding problems. The Indians, unfortunately so far remained evasive thereby delaying improvement of relations between the two countries.

Mr. Chairman, Pakistan would persist in its efforts to seek a negotiated settlement of all outstanding issues between our two countries particularly there were issue of Kashmir. The Prime Minister is accordingly looking forward to meeting with her Indian counterpart at Jakarta during the forthcoming non-alligned Summit. Meanwhile, we welcome the former movement in our relations in the form of a declaration on the prohibition of chemical weapons and a code of conduct for diplomats signed by the two countries during the sound of foreign Secretary level talks which concluded on 19th of August in New Delhi.

May I at this point refer to the three proposals made by the Prime Minister in June and for nuclear non-proliferation and disarmament in South Asia. They were:-

(i) consultations between Russia, US and China on the one hand and Pakistan and India on the other hand for establishing an equitable and non-discriminatory nuclear non-proliferation regime in South Asia.

(ii) Bilateral arrangements with India on a regional regime for keeping South Asia free of all weapons of mass distribution.

(iii) mutual and bilateral reduction of forces complement with the principle of equal and undiminished security at too lowest level of armament.

We are confident that progress on these proposals and the resolution of outstanding disputes particularly the Kashmir dispute will usher in an era of harmonious relations between Pakistan and India enabling the two countries to their energies on the urgent task of economic development improve relations between the countries of the region south enable them to fully harness the enormous potential for regional cooperation and utilize the ongoing cooperation under the auspices of SAARC.

The situation in Afghanistan has undergone a qualitative change as a result of the glourious Afghan war waged for over thirteen year the Afghan not find themselves the masters of their 13 own desting. It is however unfortunate that the Afghan capital is facing death because of large scale attacks at a time when the resources of our Afghan brothers reconstruction.

Mr. Chairman, you would recall that the Prime Minister made a statement on the situation in Afghanistan on 11th of August. I myself explained in detail the government's policy con- cerning Afghanistan in a statement.

In August, without going into details I would like to state the main elements of our policy vis-a-vis Afghanistan at this stage :-

1. Pakistan respects Afghanistan's independence, sovereignty and territorial integrity and is desirous of strengthening relations between two the countries on the basis of the principles of sovereign equality and non-interference.

2. We support the legitimate Government in Afghanistan and not any particulars group or leader.

3. We will not allow our territory to be used by any group engaged in undermining the territorial integrity of Afghanistan and depriving its people of the fruits of their victorious Jehad.

4. We have called for immediate cessation of hesitates in Afghanistan and appealed to the Afghan leaders to resolve their differences peacefully on the basis of the Peshawar Accord of 24th April 1992.

5. We support all efforts for the promotion of peace, harmony and national reconciliation in Afghanistan.

6. Pakistan would cooperate with Afghanistan for the early repatriation and rehabilitation of the Afghan refugees.

7. We will extend full support and assistance to Afghanistan for its relief operations in reconstruction programme.

Mr. Chairman, Pakistan's relations with the United States occupy a vital place in our foreign policy, history various fields common commitment to peace in the region unfortunately the perceptions of our nuclear programme have led to the application of the Pressler Amendment and the termination of the economic and military assistance to Pakistan since October 1990. The present government headed by Mr. Muhammad Nawaz Sharif strained relationship with USA. Mr. Chairman while remaining firm on our national and the government has initiated a dialogue to put our relations with USA on an even level. The two countries have had several rounds of talks to resolve the nuclear issue although the differences on this issue. Persist we are determined to continue the dialogue to overcome them. In the meantime to continue cooperation in areas which are not affected by the Pressler Amendment.

Mr. Chairman, Pakistan has repeatedly assured the United States that the nuclear programme is for peaceful purposes. Pakistan in the process of peaceful nuclear programme has capability in the nuclear field. This is the inevitable result of acquiring self sufficiency in the development or of nuclear energy and technology for peaceful purposes. However, a political decision had been taken at the highest level to use this technical capability for not to produce nuclear weapons.

Pakistan does not prepare nuclear explosive device and does not make one in consonance with the commitment to nuclear non-proliferation. Pakistan would not transfer sensitive nuclear terminology to that country.

At the sam time for obvious security reasons Pakistan cannot forge its options unilaterally and thus places itself as a disadvantage vis-a-vis. India which refused to sign or accept comprehensive

IAEA safeguard covering all of its nuclear facilities. We have maintained that we are ready to accept any equitable and non-discriminator, region regime for ensuring nuclear non-proliferation in South Asia.

Mr. Chairman, Pakistan's friendship with China remains a corner stone of Pakistan's foreign policy and a factor for regional peace and stability. During the past few years our relations with China have gained further strength and vitality. The Prime Minister paid à visit to China in February 1991. This was followed by a visit by the President of the People's Republic of China to Pakistan in October 1991. In December 1991, the two countries signed an agreement for the sale of a 300 MW nuclear power plant to Pakistan. The nuclear power plant, which would be under IAEA safeguards, would go a long way in meeting our growing energy requirements. We are determined to persevere our efforts to provide greater substance and content to our friendship and multifarious cooperation with China. The Prime Minister of Pakistan is paying another visit to China in October this year, which is expected to further strengthen our relations with that very friendly country.

Mr. Chairman, we have been pursuing a policy of especially developing close relations and mutually beneficial cooperation with Islamic countries bilaterally as well as within the framework of the Organization of the Islamic Conference and the ECO *i.e.*, Economic Cooperation Organization.

We have extended full and resolute support to all Islamic causes particularly the Palestine issue and we consider it as the core issue in the Middle East problem. We have called for a just solution of the Middle East problem on the basis of Israeli withdrawal from all occupied Palestinian and Arab territories including Al-Quds-Al-Sharif and the exercise of the right of self- determination by the Palestinians. It is our earnest hope that the negotiations within the framework of the Middle East peace process will lead to a just and comprehensive settlement reflecting the legitimate rights and aspirations of the Palestinian people.

The prime Minister led the Pakistani delegation to the Sixth Islamic Summit Conference which was held in Dakar from 9-12

December, 1991. Besides achieving satisfactory results on the Kashmir issue, we succeeded in getting our proposals for strengthening mutual cooperation among the Islamic countries in various fields, reflected, in the Resolutions and Declaration of Summit.

The first Summit of ECO held in Tehran from 16-17 February, 1991 admitted Azerbaijan, Uzbekistan, Kirghizstan, Tajikistan and Turkmenistan as full members. In addition, the Summit approved a Preferential Tariff Agreement among the member states of the ECO which would lead to increased trade between them and closer cooperation in economic and commercial fields. We are confident that following the admission of the Central Asian Republic and Afghanistan as members, ECO would emerge as an effective vehicle for enhancing economic and commercial cooperation among the countries of the region and bringing them closer together.

Mr. Chairman, Pakistan maintains close brotherly relations with Iran and Turkey, both bilaterally as members of the ECO. Our friendship with them is sustained by shared interests, cooperation in variety of fields and exchange of high level visits. The President of Pakistan is expected to visit Turkey at the end of September 1992. It would be our continued effort to develop our relations and mutually beneficial cooperation with the two countries in various fields.

Mr. Chairman, Pakistan attaches great importance to our relations with Saudi Arabia and other Arab countries in the Gulf region. We took a principled stand on the Iraq-Kuwait crisis and duly implemented the relevant UN Security Council Resolutions in accordance with our obligations under the UN Charter. We feel that the security of the Gulf is the concern of the regional states. Pakistan stands for peace, stability and moderation in the Gulf.

Mr. Chairman, I have recently visited Bahrain, Kuwait and Qatar which demonstrates our earnest desire to further develop bilateral ties with the Gulf countries in political, economic, technical and other fields. A visit to Saudi Arabia and other members of the GCC is envisaged in the near future.

Mr. Chairman, Sir, the emergence of the independent Muslim Republics of Central Asia has opened up vast opportunities for the promotion of mutual ties in economic commercial and cultural spheres. The exchange of high-level visits between Pakistan and the Central Asian States is reflective of our determination to explore all avenues for strengthening our relations with these States.

We have signed a number of agreements with the Central Asian States for the promotion of mutual cooperation in economic, commercial, scientific and technological fields. A PIA link has been established between Pakistan and Tashkent. We have opened our Embassies in Alma Ata, Tashkent and Dushanbe. We also plan to open our Missions in Askhabad and Baka.

Mr. Chairman, the Government of Pakistan has condemned in the strongest possible terms, the continuing Serbian aggressions against Bosnia Herzegovina by Serb nationalists, abetted by Belgrade. Pakistan was amongst the first few countries to recognise the independence of Bosnia and we are delighted to welcome this fraternal country in the comity of nations. We are deeply anguished by the brutality and the barbaric actions of the Serbs and deplore their continuing aggression against bosina.

I have Sir, already made a detailed statement on this issue in this very august House about a day earlier.

Mr. Chairman, the National Assembly of Pakistan has unanimously adopted a resolution on the situation in Bosnia-Herzegovina on June 1992. Another resolution in support of the Bosnian Muslims has been adopted by this august House as well this morning.

The Russian Federation which has emerged from the ashes of the former Soviet Union is still the largest state in the world in terms of area. It has 80 per cent of the military might of the former Soviet Union. It is a permanent member of the Security Council.

Although presently it is undergoing political and economic transformation, it is still one of the leading nations of the world. Its leadership has demonstrated a desire to make a departure from the

policies of the former Soviet Union. The prospects for starting a new phase of friendship and cooperation have improved.

In November 1992, Pakistan had invited Vice President of the Russian Federation, Mr. Rutskoi, Pakistan was the second country after Norway to have recognized the Russian Federation. A new chapter has thus opened in our relations with Moscow.

We have conveyed our desire to the Russian Federation to improve our bilateral relations. Both countries have a lot to benefit from developing close cooperation in different fields. It is the endeavour of the Government to take full advantage of the possibilities of cooperation with this great neighbour to the North.

Mr. Chairman, Pakistan values its friendship and growing relations with Japan which has emerged as an economic super power. It is Pakistan's largest trading partner and aid donor. The Government is paying special attention to the strengthening of friendly ties with this great country. The Prime Minister of Pakistan is due to visit Japan in December this year.

Mr. Chairman, the Asia-Pacific Region, which has registered fast economic growth, is destined to play an increasingly important role in international political and economic affairs. Their experience offers us important lessons. The Prime Minister paid a visit to Singapore in December 1991 in order to benefit from its experience in achieving a high growth rate. It would be our effort to promote friendly ties and mutually beneficial cooperation with the countries of the Asia-Pacific region, particularly the ASEAN countries.

Mr. Chairman, it is Europe is undergoing a process of rapid transformation and integration. Pakistan enjoys friendly relations with all the countries in Europe and wishes to develop them further. The Prime Minister's highly successful visits to France and the United Kingdom in January and June 1992 respectively provided fresh impetus to the development of our relations with the two friendly countries. It is our hope that Europe will continue to play an important role in international political and economic affairs on the basis of equity and justice. We look forward in particular to a favourable attitude by the European countries

towards the difficulties faced by the developing countries which can be overcome by the transfer of resources and technology for accelerating their economic growth. In this respect Mr. Chairman, it is important that the European Single Market should provide easier access to exports from the developing countries.

During the meeting, we projected our Government's policies of economic reforms which have created an attractive climate for foreign investment in the country

The Prime Minister paid a visit to Davos in Switzerland in January this year to attend the annual meeting of the World Economic Forum. during the meeting we projected the Government's policies of economic reforms which have created an attractive climate for foreign investment in the country through privatisation, deregulation and removal of foreign exchange restrictions. This had been preceded by a major International Investment Conference in Islamabad in November 1991. The Government's economic reform policies have already started paying dividends in the form of increased inflow of foreign investment and technology into the country.

Pakistan maintains very close friendly relations with the African countries and a part of the third World. We have close identity of views with our African brethren on important international political and economic issues. We extended resolve support to the African liberation movements and made our and contribution in hastening the process of decolonization in the continent. We have condemned the policy of apartheid and called for political reforms to eradicate racial discrimination and to enforce majority rule in South Africa on the basis of one man-one-vote.

Africa, Mr. Chairman, offers attractive prospects for economic, commercial and technical cooperation We are determined to explore all avenues for promoting such cooperation with the African countries.

Mr. Chairman at the global level, Pakistan would cooperate with other countries for the establishment of a new international order which is equitable, progressive and based on principles. We

have called for strict adherence to the principles of the UN Charter and the strengthening of the United Nations as an instrument for preserving international peace and security, enhancing economic well-being of peoples particularly those in the developing countries and the promotion of human rights.

We attach particular importance to the principles of sovereign equality of states, peaceful settlement of international disputes, non-interference in internal affairs and exercise of the right of self-determination by peoples under colonial or foreign occupation or alien domination.

It is important that the new international order should provide sense of security to small and vulnerable states. For this purpose it is necessary that policies of hegemony and domination by major regional powers should be resolutely opposed. We are also committed to the promotion of human rights on a universal and non-selective basis while paying due regard to the cultural values and traditions of different peoples.

Mr. Chairman, Pakistan has been actively pursuing efforts to promote disarmament nuclear non-proliferation and confidence-building measures at global level and regional approaches to disarmament complement each other and can be pursued simultaneously.

Mr. Chairman, Pakistan as a developing country has close identity of views with other Third World countries on important international political and economic issues. We wish to develop further Third World solidarity through the Non-aligned Movement and the Group of 77 of which Pakistan has the honour of chairing. As Chairman of G-77 Pakistan has been making efforts for promoting North-South dialogue with a view to overcoming the problems of low level of development assistance, heavy burden of debt servicing,negative resources flows, an unfavourable international trade regime and an inequitable international financial and monetary system.

As a developing country, it has also been our unremitting endeavour to develop mutually beneficial cooperation with the Third World countries through the promotion of South-South Cooperation.

Pakistan Government continues to be concerned about proliferation of narcotics and has taken measures against poopy cultivation and major drug traffickers. To deal effectively with this problem the President has recently through an ordinate authorized the Government to establish an Elite Force with police powers. Another ordinance amending the existing laws to enable the Courts to destroy the seized narcotics drugs has also been promulgated. We shall continue to fully cooperate with the efforts of the international community to jointly combat the menace posed by the production and trafficking of narcotics.

Mr. Chairman, Pakistan like other developing countries is seriously concerned over the growing dangers posed by environmental degradation. The Prime Minister of Pakistan had Pakistan's delegation to the Earth Summit in Rio in June this year and was afforded a unique opportunity to address the Conference on behalf of the Group-77. The Rio Conference represented the moral and political commitment by the leaders of over 120 countries that environment and development are closely linked. The Conference could be rightly considered as the first step in a joint effort to prevent further environmental degradation to eliminate poverty and to ensure sustainable development. At the national level Pakistan is pursuing an ambitious plan to deal effectively with the environmental problems on a long term basis.

Mr. Chairman, in my presentation, I have attempted very humbly to cover as broad a spectrum of our foreign relations as was possible within this limited time. In the final analysis the establishment of the national goals and objectives is determined by the power strength and resources which are at the command of a nation. Realism demands that a careful balance be maintained between the aims of a country's foreign policy and its real potential.

I am looking forward to a debate which would be both intense and constructive. I have no doubt in the distinguished members of this House who represent the collective wisdom of the federating units of the country. They will give us the benefit of their vast experience and knowledge. We would listen with great attention to their statements and observations.

Mr. Chairman, I hope that at the end of this debate, I would have the opportunity to respond to their comments as well as to clarify the points that may need further consideration.

I thank you, Mr. Chairman.

Mr. Chairman : Thank you. so, I think the honourable speakers who would like to participate in the debate, can give their names on Monday.

(interruption)

Mr. Chairman : The House is adjourned to meet again on Sunday at 6.00 p.m.

[The House then adjourned to meet again at six O' clock in the evening on Sunday, the 23rd August, 1992].

PCPPI—543(96) Senate—15-3-2000—150.